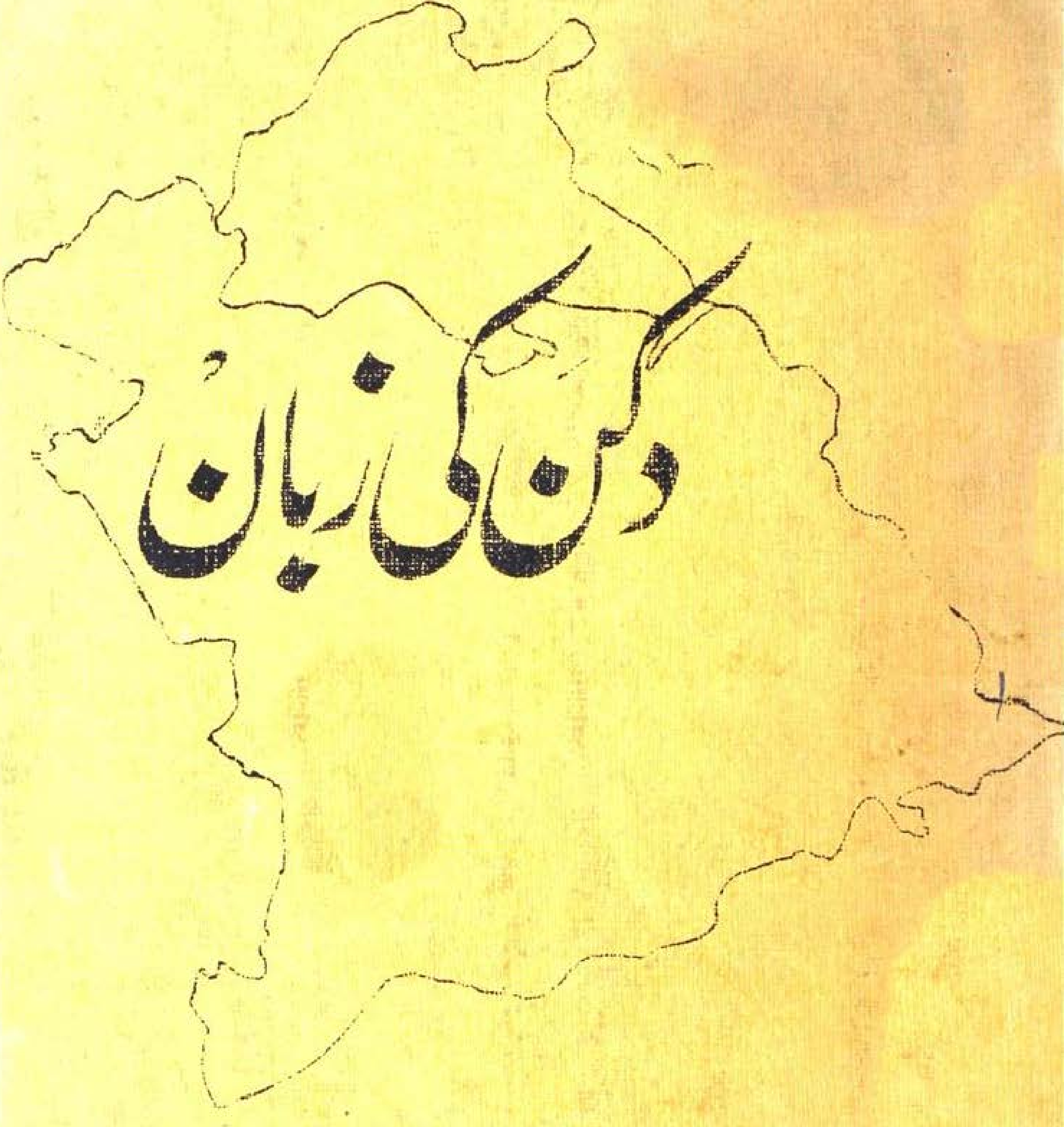

دکن کی زبان

مؤلفہ

عارف ابوالعلائی قاضی [illegible]

دکن کی زبان

اس کتاب مین ایک لاکھ سے زائد محاورے
اور روزمرہ درج ہین اور اسناد مین ممتاز شعرا
مین خاصکر اعلیحضرت شہریار دکن و برار خلد اللہ
ملکہ و سلطنتہ و شہزادہ والاشان نواب معظم جاہ بہادر
دام اقبالہ و نواب معین الدولہ بہادر و مہاراجہ شاد
سر یمین السلطنتہ بہادر وغیرہ کے اشعار بھی پیش
کئے گئے ہین کتاب کی قیمت ۱۵ روپے
یہ کتاب (۳۰) اقساط مین شایع ہورہی ہے
(۱) پہلی قسط (عہ) ایک روپیہ (۲) بقیہ
(۲۸) اقساط ماہانہ (۸/) آٹھ آنے علاوہ محصول

ملنے کا پتہ
سید علی اکبر اکبر حیدرآبادی
(مطبع دبیہ ناسیلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دکن کی زبان

دنیا کی ہر زبان خواہ وہ کسی مُلک کی ہو، اُس کی ارتقائی زندگی اور بقاء کا دار و مدار اہلِ زبان کی بیدار مغزی اور اُن کی حفاظت و اشاعت پر موقوف اور منحصر ہے۔ جہاں کسی قوم نے غفلت اور بے پروائی برتنا شروع کی تو رفتہ رفتہ زمانے کے حوادثات کی وجہ سے زبان بالکل معدوم ہو جاتی ہے عموماً زبان کی بقاء اہلِ زبان کے کلام اور مضامین پر منحصر ہے، "مثلاً عربی زبان" اس کی ابتداء یعرب بن قحطان سے ہوئی جو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے تھے۔ آج اُس کو کئی صدیاں گزر چکیں۔ لیکن اہلِ زبان کی بیدار مغزی اور اُن کی حفاظت و اشاعت نے اُس کو زندۂ جاوید بنا رکھا ہے۔ جہاں اہلِ زبان نے مغربی ایران فتح ہونے کے بعد یہ محسوس کیا کہ ہماری زبان میں ممکن ہے آئندہ چل کر غیر زبانوں، خاص کر ایرانیوں کے میل جول سے فارسی الفاظ شامل ہو جائیں اور زبان میں خلطِ عظیم ہو جائے گا۔ اس لئے انہوں نے بڑے بڑے لغات مرتب کرڈالے، جس قدر عربی زبان کے مفردات اور مرکبات دستیاب ہو سکے اُنکو ایک ہی جگہ جمع کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے نہج کلام پر غور کیا کہ اعراب کے بدلنے سے معنی میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو علم صرف اور نحو کی تدوین کر دی، اقتضائے کلام کی رعایت سے فنِ معانی

و بیان کی مستقل کتابیں لکھدیں چونکہ مرور زمانے کے باعث سیاق کلام میں بہت بڑا فرق پڑجاتا ہے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ تہذیب کی زبان کو دیکھنے سے ظاہر ہے تو اس فرق کو واضح کرنے اور محاورات قدیم کو محفوظ کرنے کے لیے ادب کی بڑی بڑی کتابیں تالیف کیں۔ چنانچہ دیوان حماستہ العرب وغیرہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ اگر اہلِ زبان کی بیدار مغزی نہوتی۔ اور ان کو اپنی زبان کی اشاعت و حفاظت کا خیال نہ ہوتا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ اگر زبان معدوم نہ بھی ہوتی تو غیر فصیح کے الزامات سے کبھی نہ بچ سکتی، اور عوام کو اس کی فصاحت سے انکار کرنے کی جرأت ہو جاتی۔

جب دنیا کی ہر زبان کی یہی کیفیت ہے تو دکن کی قدیم اردو زبان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتی کیونکہ ابتدائی زمانے میں اردو کی ایجاد کے وقت مسلمانوں کی زبان عام طور پر فارسی اور عربی تھی سب سے پہلے ان کو ہندوستان میں ایک نئی اور غیر مانوس زبان ہندی سے سابقہ پڑا، گو انہوں نے اردو زبان کی ایجاد تو کی، لیکن یہ قاعدہ ہے کہ ہر چیز کی ابتدا بے ڈھنگی ہوتی ہے۔ اس لیے اس زبان میں بڑی بے قاعدگی رہی، محمد شاہ تغلق کے زمانے میں جب کہ اس نے دہلی کو چھوڑ کر دکن کو پایۂ تخت بنایا، تو عام طور پر مسلمان دکن میں آباد ہو گئے۔ یہاں اہلِ دکن کے میل جول سے خلطِ عظیم ہو گیا نہ تو اس زمانے میں لغات مرتب کئے گئے تھے اور نہ زبان کے قواعد کی تدوین تھی۔

خدا کا شکر ہے کہ اردو شاعری کا آغاز دکن سے ہوا۔ جس کا بانی ولی اورنگ آبادی تھا، جس کی بدولت لوگوں کو زبان کا صحیح ذوق پیدا ہو گیا۔

اس وقت ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ حیدرآباد کی قدیم اردو زبان جو آج کل بولی جاتی ہے آیا اسی کو لکھنؤ اور دہلی کے قدیم و جدید اساتذہ اور فصحائے بھی آجتک استعمال کیا ہے یا نہیں، کسی کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اردو شاعری اورنگ آباد میں پیدا ہوئی لکھنؤ اور دہلی میں پرورش پائی،

وہاں کے فصحا اور اساتذہ نے اس میں وقتاً فوقتاً اصلاح کرنا شروع کی، اور اس قدر اصلاح کی کہ اس زبان کے دو طبقے قرار دئے گئے، ایک وہ جس کو فصحا استعمال کرتے ہیں، دوسرا وہ جس کو عوام استعمال کرتے ہیں۔ پھر اس کے بھی دو حصے کئے گئے۔ ایک حصہ روزمرہ کا، اور دوسرا محاورات کا، آخر میں قواعد مرتب ہوئے۔ اور رسالے لکھے گئے۔

حیدرآباد میں کسی کو اُردو کی اصلاح کا خیال نہیں پیدا ہوا، بلکہ زبانِ اُردو نے خود ترقی کی، گو اس وقت تک تو بہت کچھ اصلاح ہو چکی اور ہو رہی ہے، لیکن کسی اصول کے تحت نہیں ہر ایک کو یہ فخر ہے کہ میں جو کچھ بھی "اُردو" میں گفتگو کرتا ہوں وہ بالکل صحیح ہے، لیکن اس کی صحت کا ثبوت وہ پیش نہیں کر سکتے، دکن کی قدیم زبان کے محاورات کو دیکھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ غیر صحیح نہیں ہیں، جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ اس غلط فہمی کی اصلی وجہ یہ ہے کہ مرور زمانے کے باعث جبکہ زبان غیر مانوس ہو جاتی ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے لوگوں کو اس کی نسبت غیر فصیح کہنے کی جرأت ہو جاتی ہے۔

خداوند عالم کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اُس نے اس غلط فہمی کے دُور کرنے کے لئے اس ہیچمدان کو اس کتاب کے لکھنے کی توفیق عطا فرمائی جو پانچ سال کی لگاتار محنت سے **بعہد میمنت مہدِ سلطان العلوم اعلیحضرت بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی شہریارِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ** تکمیل پائی، اس کتاب میں دکن کی قدیم "زبانِ اُردو" کے فصیح اور غیر فصیح ہونے کے اُصول صحیح معیار پر بیان کئے گئے ہیں اور اس کی ترتیب اس طرح دی گئی ہے۔

پہلے دکن کی روزمرہ بول چال اور محاورات کو بلحاظ حروف تہجی لغت قرار دیا ہے پھر اس کا ترجمہ اور اس کی نظیر میں کوئی شعر نہ ملنے کی صورت میں فقرے لکھدئے گئے ہیں،

اس کے بعد فصیح یا غیر فصیح کا بھی اظہار کر دیا گیا ہے۔

واضح ہو کہ اس لغت میں ہم نے جہاں کہیں کوئی محاورہ خاص دکن کی زبان سے متعلق ہے تو اس کی صراحت کر دی ہے جس کی علامت د کن ہے۔ جہاں اس امر کی کوئی صراحت نہیں ہے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ مشترکہ زبان اور محاورے ہیں جو دکن اور لکھنو، دہلی میں قدیم سے مستعمل ہیں، دکنی شعرار کا کلام جو پیش کیا گیا ہے اس میں دکھنی سے مراد سنہ ۱۲ھ ہجری تک کے شعرا ہیں۔ اور حیدر آبادی سے سنہ ۱۳ھ کے شعرا مراد ہے،

اس تالیف سے ہمارا انشا یہ ہے کہ فصحائے لکھنو، دہلی اور حیدر آباد کی زبان ایک تھی اور عوام کی یہ غلط فہمیاں "کہ دکن کی قدیم زبانِ اُردو غیر فصیح ہے" دُور ہو جائیں، کیونکہ کسی زبان کے غیر مانوس اور متروک ہو جانے سے اس کی فصاحت پر الزام نہیں آسکتا جیسا خود اہلِ دہلی اور لکھنو کی زبان میں متروکات اور غیر مانوس الفاظ بہت سے ملتے ہیں لیکن ان دونوں مقامات کی زبان پر غیر فصیح ہونے کا الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ واللہ المستعان،

فقیر

قاضی عارف ابو العلائی عفی عنہٗ

مورخہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ

فصحائے حال نے جو اصول قرار دیے ہیں وہ یہ ہیں

امرِ حاضر، کے صیغوں میں یئو یا جیو کا لفظ اضافہ کرکے اب نہیں بولتے، آیئو، اُٹھائیو بیجیو، چلیو، دکھائیو، بیجیو، وغیرہ کی جگہ آؤ، اُٹھاؤ، جاؤ، چلو، دکھاؤ، دو، لو، بیو، وغیرہ یا آنا، جانا، اُٹھانا، پینا، دکھانا، دینا لینا، وغیرہ مستعمل ہیں، تم آیئو کی جگہ تم وہاں آؤ یا تم وہاں آنا بولتے ہیں،

ناسخ لکھنوی } خونبارئ چشم تر تو دم لے
گھر جائیو منھ ذرا تو تھم لے

جمع مونث، پہلے کے فصحا، جمع مونث کے فعل کو الف و نون اضافہ کرکے "آئیاں" "جائیاں" بولتے تھے،

شاہ نصیر } ع، گھٹائیں چھاؤں پہ سو بار آئیاں دیکھیں

آئیاں دیکھیں، اب آئیاں کی جگہ آئیں اور جائیاں کی جگہ جائیں بولتے ہیں،

فارسی ترکیب، جب ترکیب فارسی ہو، جیسے تابعِ فرماں تو آخر لفظ کے نون کو بہ اعلان پڑھنا یا بولنا عیب میں داخل ہے،

صحت لفظی، کا زیادہ لحاظ رکھنا چاہیئے مثلاً میں نے سر کے بل چلنا، کوچے میں جانا، اپنے ندھے کی خیر منانا،

ہندی صفت، کو جمع لانا معیوب ہے

سودا } ملائم ہوگئیں دل پر برہ کی ساعتیں کڑیاں
کڑیاں (کڑی)، انکھیاں (آنکھیں)

ع، کیوں مرے جی کے گلے کے ہار ہو بڑیاں (بڑی)

فارسی کی جمع، پہلے عموماً بولتے تھے اب صرف صفت یا اضافت کی صورت میں فصیح ہے،

سودا } سودا غزل چمن میں تو ایسی ہی کہہ کے لام
گل پھاڑیں سن کے جیب کو دیں بلبلاں صلا

بعض مصادر، مثلاً، آنا، جانا، پانا، ہونا، وغیرہ کے مضارع کے صیغوں میں متقدمین ایک واؤ (و) اضافہ کرکے بولتے تھے، یعنے آویں، جاویں، پاویں، ہوویں، اب آئیں، پائیں، جائیں، ہوں، بولتے ہیں،

ماضی استمراری، جمع مونث میں دونوں فعل جمع لاتے تھے، جیسے عورتیں آتیاں ہیں اب دوسرا فعل جمع لاتے ہیں، جیسے عورتیں آتی ہیں، آتیاں، جاتیاں، کا استعمال قطعاً متروک ہے۔

پیجئے، دیجئے، لیجئے، کیجئے، وغیرہ کی ایک (ی) گرانا اور بروزن فعلن استعمال کرنا غیر فصیح ہے۔

جی چاہا کہ سیرِ دشت کیجے
ہے ابر شرابِ ناب پیجے

بتلانا، دکھلانا، بتانا، دکھانا، کی جگہ غیر فصیح سمجھے جاتے ہیں،

جو لفظ خود جمع ہے، اس کی جمع بقاعدۂ اردو بنانا ناجائز ہے۔ جیسے احباب، اغیار، کی جمع احبابوں، اغیاروں غلط ہے۔

ہا۔ علامت جمع ہے، اس کے استعمال سے فصحائے حال احتراز کرتے ہیں مثلاً، ع
داغہائے عشق روشن ہوگئے (کی جگہ)
ع - میرے داغِ عشق روشن ہوگئے (کہیں گے)

آخر کلمہ کی یائے معروف کو مشدد استعمال کرنا فصیح نہیں ہے، جیسے ع
کہوں کیا حال بیتابیِّ دل کا

دوڑا میں دیکھنے جو سواریِّ یار کی
آنکھوں میں خاک ڈال کے گھوڑا ہوا ہوا } ہجر

جان، خون، دین، وغیرہ وہ الفاظ فارسی جو اردو میں بہ اعلان نون (ن) بولے جاتے ہیں، تو اُن کی ترکیب فارسی نہیں رہتی بعض شعرا نے بہ اعلانِ نون (ن)، ہی استعمال کیا ہے، اکثر متاخرین نے اس پر عمل نہیں کیا ہے،

کھوئے ہوئے جوڑا تجھے ایجاں نہیں دیکھا
اس باغ میں سنبل کو پریشاں نہیں دیکھا } امیرؔ

افشان، خزان، خندان، دندان، افغان، کہکشان، مژگان، وغیرہ بالاتفاق بہ اعلانِ نون متروک ہیں۔

واؤ - الف - فارسی لفظ سے واؤ معروف الف کلمۂ آخر اور یائے کلمہ آخر کا گرانا معیوب ہے واؤ۔ اور الف کا گرانا متوسطین بھی معیوب سمجھتے تھے - جیسے - ع پہلو میں دل مرا ہے یا سیماب،

ع۔ اداۓ یار تیری بھائی ہے

یاۓ آخر کلمۂ فارسی کو اکثر شعرا نے گرایا ہے،

قیس کی قیس جانے میں لیکن
وحشی ہوا آدمی کے جنگل کا

لیکن اب اکثر فصحاۓ حال ان حرفوں کو گرانا معیوب سمجھتے ہیں

سیکڑوں، ہزاروں، لاکھوں وغیرہ کے ساتھ اسم واحد لانا جائز ہے، لیکن جمع لانا فصیح ہے۔

ناسخ } تھی نہ امید رہائی کی دلِ ناسخ کو
لاکھ زنجیر ترے گیسوِ خمدار کی تھی

تسلیم } خالِ مژگاں کے عشق سے دل میں
سیکڑوں داغ لاکھوں روزن تھا

رشکِ گل، رشکِ پری، غیرتِ ماہ، وغیرہ، جن سے کنایتہً معشوق مراد لیتے ہیں بغیر اشارے کے غیر فصیح ہیں مثلاً، ع

محبت ہو گئی اب رشکِ گل سے (کی جگہ،

ع۔ محبت ہو گئی اس رشکِ گل سے (فصیح ہے)

لیکن دلربا، دلدار، یار، وغیرہ کا استعمال بغیر اشارے کے فصیح سمجھا جاتا ہے،

ھر۔ لفظ "ھر" کو جمع کے ساتھ استعمال نہیں کرتے، یعنے ہر علماء نے کہا غلط ہے۔ ہر عالم نے کہا فصیح ہے۔

نونِ اصلی کے ساتھ نون تنوین قافیے میں لانا جائز ہے جیسے قصداً کا قافیہ گردن، چلمن، پُرفن، فوراً، قصداً۔

تسلیم } قید اپنا وہ آپ پُرفن تھا
حلقۂ زلف طوقِ گردن تھا
عذر مانع نہ تھا کوئی تسلیم
ترکِ شعر و سخن یہ قصداً تھا

مؤنث، کے لئے علامت مصدری بیں تبدیل کرنا یعنی کرنا، ہونا، وغیرہ وغیرہ کی جگہ کرنی، ہونی، وغیرہ ناجائز ہے۔

ناسخ } اگر دہلیز چھونے کی تجھے تقدیر دینی ہے
ہمارے ہاتھ بندھوا اپنے دروازے کے بازو سے

مصادر فارسی، کا استعمال متروک ہے مثلاً

پسِ مردن، بعدِ مردن کی جگہ۔

شعر } پسِ مردن بنائے جائیں گے ساغر مری گل کے
لبِ جاں بخش کے بوسے ملیں گے خاک میں مل کے

پسِ مرگ، بعدِ مرگ کہتے ہیں۔

تا، جب، جو، غرض، کاش، گو، کے ساتھ "کہ" کا اضافہ کرنا خلافِ فصاحت ہے

صاحب، جو شخص مرگیا ہو اس کے نام کے ساتھ صاحب کا لفظ لگانا معیوب سمجھا جاتا ہے

لانا، سمجھانا، مصادر کے فاعل کے ساتھ لفظ "نے" کا نہ لانا فصیح ہے، یہ افعال تانیث و تذکیر واحد و جمع میں مفعول کے تابع نہیں ہوتے بلکہ فاعل کے تابع ہوتے ہیں، مثلاً میں یہ رسالہ لایا میں سمجھا (مذکر کے لئے) وہ کتاب لائی، وہ سمجھی (مؤنث کے لئے)

الف ندا، لگا کر الفاظ کا استعمال متروک ہے مثلاً ولا زاہدا، ناصحا، واعظا، فصحائے حال ان کے استعمال سے احتراز کرتے ہیں،

آنا، جانا، کے ساتھ جب سحر، صبح، رات شام، وغیرہ الفاظ ہوں تو "کو" کا استعمال فصیح ہے، مثلاً وہ رات آئے، کی جگہ وہ رات کو آئے، وہ صبح گئے کی جگہ، صبح کو گئے کہنا فصیح ہے،

آؤ ہو، جاؤ ہو، پوچھو ہو، وغیرہ کی جگہ آتے ہو، جاتے ہو، پوچھتے ہو، مستعمل ہیں،

مصدر کی جگہ **ماضی** کا صیغہ استعمال نہیں کرتے مثلاً آنا چاہئے۔ پھیرنا چاہئے، دیکھنا چاہئے کی جگہ آیا چاہئے، پھیرا چاہئے، دیکھا چاہئے فصیح نہیں ہے۔

کہتے تھے فاطمہؓ سے علیؑ گھر میں جو دو دم
خالی کبھی فقیر کو پھیرا نہ چاہئے
(انیس)

رکھا، چکھا، کے (ک) کاف کو مشدد بولنا فصیح ہے،

وبالِ دوش ہے اس ناتواں کو سر لیکن
لگا رکھا ہے ترے خنجر و سناں کے لئے
(ذوق)

فقیر

ابو المعارف میر لطف علی
عارف ابو العلائی قاضی
پرگنہ ہتنورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آ

آ ۔ ب

آب ۔ پانی ۔ عزت ۔ آبرو کا مخفف ۔ تلوار کی آب

آب آب ہوگئے ۔ شرمندہ ہوگئے ۔

ڈاکٹر مائل حیدرآبادی } ایک بوسہ اور لوں گا عرق منہ سے پونچھ کر
وہ آب آب شرم کے مارے ہوئے تو کیا

آباد رہو ۔ خوش رہو ۔ دہلی اور لکھنؤ میں بھی یہی مستعمل ہے

آب بیتی ۔ آپ بیتی ۔ دکن ۔ اپنی سرگذشت
عوام "آب بیتی" بولتے ہیں ۔

دکھنی شاعر ۔ ؏ آپ بیتی کہوں یا پر بیتی

آبخورا ۔ پانی کی کلھیا ۔ کوزہ ۔ دکن میں آبخورہ کلھیا اور لکھنؤ میں آبخورہ اور دہلی میں مٹکینا بولتے ہیں

ناسخ ۔ تو نے جو پانی پیا ہے اے بت شیریں دہن
آب خورے میں ہے عالم کوزۂ قناد کا

آب دار ۔ دکن ۔ زمانۂ قدیم سے ایک عہدہ چلا آرہا ہے جس کو "آبدار" کہتے ہیں ۔ اس کا کام صرف یہی ہے کہ شاہوں یا امراؤں کو پانی پلایا کرتا ہے اس عہدہ دار کو سرکار اور امراء کی جانب سے جاگیر منصب عطا ہیں ۔

آبدار خانہ ۔ عوام کے پانی پینے کی جگہ یا امراء کے محل میں پانی رکھنے کا مقام ۔

آبدار ہے ۔ تیز ہے چمکدار ہے جلا دار ہے بارونق ہے ۔

آبدست آبدش ۔ پانی سے طہارت کرنے کو کہتے ہیں ۔ دکن میں عوام "آبدش" بولتے ہیں

کیفیت اور اور ترے میکدے میں ہے
آبِ عنب کو چاہتے ہیں آبدست مست

آب دیدہ ہونا ۔ آنسو بھر آنا ۔ رنجیدہ ہونا۔

مہدی دکھنی ۱۱۷۴ھ } ہے کسی مکھ کا ناب دیدہ ہوا
یوں جو آئینہ آب دیدہ ہوا

بحر } وہ ضعف ہے کہ جاں بلب نارسیدہ ہے
یہ شکل ہے کہ آئینہ بھی آبدیدہ ہے

آب دینا ۔ تلوار وغیرہ کو تیز کرنا ۔ جلا دینا۔

آبرو رکھنا ۔ بات رکھنا ۔ لاج رکھنا ۔

توفیق حیدرآبادی } آبرو رکھ لی خموشی نے دمِ عرضِ وفا
ہائے کچھ منہ سے نکلتا تو گلا ہو جاتا

آبرو کرنا ۔ عزّت کرنا۔

آبرو کے پیچھے پڑے ہیں ۔ ذلیل و خوار کرنا چاہتے ہیں

آبِ زر سے لکھنے کے قابِل ہے ۔ بہت قابلِ قدر ہے ۔

آب شورا } دکن ۔ (صحیح افشردہ) لیموں کے عرق میں
آب شولا } شکر گھول کر شربت بناتے ہیں ۔

آبشار ہو گئے ۔ دکن ۔ عرق عرق ہو گئے پسینہ پسینہ ہو گئے ۔ بہت تھک گئے ۔

آبقانی ہے یا } دکن ۔ دہقانی ہے یا
آبجنانی } قدیم وضعدار شخص ہے بہت بھولا ہے ۔

آبکاری ۔ حیدرآباد میں شراب و سیندھی کے کارخانے کو بولتے ہیں ۔ دکن میں ایک دفتر کا نام ہے جس میں آبکاری سے متعلق کارروائیاں فیصل پاتی ہیں

بحر } آبکاری کی ہے خدمت بحر کو
ناخدا ہے کشتیِ مے خوار کا

آب و دانہ اُٹھ گیا ۔ قضا آگئی ۔ ایک مقام سے دوسرے مقام کو چلا گئے ۔

آب و دانہ بند ہے ۔ کھانا پانی بند ہو گیا سخت علیل ہیں ۔

آب و دانہ حرام ہے ۔ اب نہیں آئیں گے نہ آنے کی قسم کھائی ہے کھانا پانی چھوٹ گیا ۔

آب و دانہ نہیں چل رہا ہے ۔ بہت بیمار ہیں فریش ہیں ۔

آ بنی ۔ مصیبت میں پڑ گئے ۔

ذوقؔ | آ بنی ہے جان پر جانے سے آپ کے
کیا آئے تم کہ دم میں بس آ کر چلا گئے

تیوری جو اُن کی چڑھ گئی عاشق پر آبنی
بنکر ادا بنی تو بگڑ کر قضا بنی

آ - پ

آپ آؤ - دکن - پہلے آپ آؤ بولتے تھے - اب آپ آئیے جائیے بولتے ہیں -

آپا - بہن - دہلی اور حیدرآباد میں "آپا" بولتے ہیں -

آپا شاہی یا آپا شائی جوتی } دکن - قدیم وضع کی جوتی جسکو دکن کے شاہانِ سلف وامراء وغیرہ تمام کے تمام اس قسم کی کفش پہنا کرتے تھے اسکو دہلی اور لکھنؤ میں گھیتلے جوتے یا کفشین بولتے ہیں اور وہ جوتی جو دلہنوں کو شادی میں پہناتے ہیں اسکو سلیم شاہی کہتے ہیں - حیدرآباد میں عوام "آپا شاہی" بولتے ہیں -

آپ بیتی - اپنی سرگذشت -

آپ بیتی کہوں یا جگ بیتی } اپنی سرگذشت سناؤں یا جہان کی

آپ بگین یا بگینا ہیں - دکن - بہت خراب آدمی ہیں - بہت بیقرار ہیں - دکن میں عوام بولتے ہیں -

آپڑوسن مجھ سی ہو - تو بھی میرے رنگ میں ملجا -

آپ جانیں اور آپکا ایمان - سچ کے آپ ذمہ دار ہیں -

آپ جانیں اور آپ کا کام } آپ اپنے کام کے ذمہ دار ہیں -

آپ خراب تو خراب اوروں کو بھی خراب کیا } اپنے ساتھ دوسروں کو بھی خراب کیا -

دکن میں "آپ خراب سو خراب" بولتے ہیں -

آپ ڈوبے تو ڈوبے اوروں کو بھی لے ڈوبے } اپنے ساتھ دوسروں کو بھی پریشان کیا یا خراب کیا -

آپس داری - میل جول "فصحا" ہندی اور فارسی ترکیب کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں -

آپس کی بات چیت - خانگی باتیں - گھر کی باتیں - راز کی باتیں - باہمی قرارداد ہے -

کہئے نہ دس میں بیٹھ کے آپس کی بات چیت
پہنچیگی دس ہزار جگہ دس کی بات چیت

آپ سے آپ آئے - آپ ہی آپ آئے -

آپ سے باہر ہو گئے - بیخود ہو گئے خوشی کے موقع پر کہتے ہیں - بہت مغرور ہیں - بہت غصہ ہوئے ہیں - اپنی خودی کو بھول گئے -

ل گیا محبوب سے جو آپ سے باہر ہوا
ایسی از خود رفتگی کیا ہے غنیمت دور کی (ناسخ)

آپ سے دور آپ کے } مصیبت دشمن پر آئے
دشمن دور پار } خدا نہ کرے۔ دکن
میں آپ کے دشمن دور پار" بولتے ہیں۔

آپ سے میں نے کرتے } دکن۔ میں آپ
زیادہ پہاڑ رہے ہیں } سے بڑا ہوں

آپ سے گذر گئے۔ بے اختیار ہو گئے
بے خود ہو گئے۔

پوچھ مت قافلہ عشق کدھر جاتا ہے
راہرو آپ سے اس رہ میں گذر جاتا ہے (خواجہ میر درد)

آپ سے گیا جگ } جو اپنا وقار کھو دیا دنیا
سے گیا } میں ذلیل ہوا۔ جو چیز
اپنے کام نہ آئے وہ دنیا میں خراب ہے۔

آپ کا سر آپ کا کلیجہ۔ کچھ بھی نہیں بیہودہ
بات ہے۔ غلط کہتے ہو۔

آپ کا کیا کہنا۔ آپ بہت قابل ہیں۔ آپ
بہت بہادر ہیں۔ "فصحا کیا کہنا" اور عوام کیا کہنے"
بولتے ہیں۔

آپ کا گھر ہے۔ شوق سے رہیے۔

آپ کو بھول گئے۔ بہت مغرور ہو گئے۔

آپ کو ہپ ہپ } خود پسند ہیں۔ دوسرے کو
دوسرے کو آخ تھو } حقیر جانتے ہیں۔

آپ کی بلا سے } آپ کو کیا غرض" دکن
آپ کے بیگن سے } میں عوام" آپ کے بیگن سے
آپ کی جوتی سے } اور فصحا" آپ کی بلا سے"
جوتی سے" بولتے ہیں۔

آپ کے دشمنوں کا } آپ کا مزاج خیریت
مزاج کیسا ہے } سے ہے۔

آپ کی کرامت دیکھ لی } حقیقی حالات معلوم
آپ کی کیا بات ہے } ہو گئے۔ آپ ہی
عزت والے ہیں۔ آپ بڑے وقار والے ہیں۔

آپ کے کیا کہنے۔ بڑے اچھے ہیں عوام بولتے ہیں

آپ کے منہ سے نکل آئے۔ آپ اگر کہہ دیں۔
آپ کے منہ سے نکل آئے اگر بسم اللہ
لامکاں سے بھی گروں گا تو سنبھل جاؤں گا (ڈاکٹر نائل)

آپ کی ناف نہیں ہوں۔ دکن آپ کی طرح
وعدہ خلاف نہیں ہوں۔

وعدہ کرتا ہوں وفا کاٹ لو سر حاضر ہے
(ذاکر نائل) آپکی ناف نہیں ہوں جو میں ٹل جاؤنگا

آپ ماٹھو ہیں۔ دکن: آپ نامرد ہیں۔

آپ میں آنا۔ ہوش میں آنا۔

تنگ آکر مرے بالیں سے تو اُلٹا پھرتا
(ناسخ) قاصدا سچ تو یہ ہے آپ میں میں خود آیا

آپ میں نہ تھے۔ بے خود تھے۔

آپ ہارے بہو کو مارے۔ خطا آپ کریں دوسرے کو سزا دیں۔

آپ ہی / آپی / آپیچ } خود ہی۔ دکن میں پہلے "آپی" "آپیچ" بولتے تھے۔ اب متروک ہے۔

اُٹھ گئی جب سے دوئی ناسخ تو کہتا ہوں یہی
(ناسخ) آپ ہی شاہد ہے آپی رند شاہد باز ہے

آپ ہی کا ثواب صدقہ ہے / آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے / آپ ہی کے طفیل میں کام بنا } آپ ہی کی دعا کی برکت سے میری دنیا بنی یہ سب آپ ہی کی نظرِ عنایت کا نتیجہ ہے۔

آپی آپ / آپ ہی آپ } آپ ہی آپ۔ خود بخود۔ اب "آپ ہی آپ" فصیح ہے اور "آپی آپ" متروک ہے۔

تم کو کیا ہے جو جان کھوتے ہو
(نواب مرزا شوق) بے سبب آپی آپ روتے ہو

نہ ہوش کھوتے اگر اُس پری کی باتوں میں
(مومن) تو آپی آپ یہ باتیں کیا نہ کرتے ہم

دیکھکر آئینہ آپی آپ وہ کہنے لگے
(داغ مرحوم) شکل یہ پریوں کی یہ حوروں کی صورت ہو چکی

ہوا ہے یہ دلِ نالاں فرنگ کی گھڑیال
(دکھنی شاعر) رہے رہے کبھو آپی پکار اٹھتا ہے

آ - ت

آتا جاتا ہے۔ دم آتا جاتا ہے۔ وہ آتا جاتا ہے۔ آمد و رفت ہے۔ حیدرآباد میں آیا جایا کرتا ہے بھی بولتے ہیں۔

آتوسیں۔ دکن۔ آؤ تو سہی۔ دکن اور دیہات میں عوام بولتے ہیں۔

آتوں بولیا نا / آتوں بولیانا / آتیں بولیں نا } دکن آنے کو کہا تھا مضافات دکن میں بولتے ہیں۔ آتا ہوں کہا نا مضافات دکن میں عوام بولتے ہیں۔

آتیں یا آتوں ۔ دکن ۔ آنا ہو اُن کن میں دیہاتی بولتے ہیں ۔

آمیں آتیں لگو باٹ کو لگائی دیٹے
(شعر)
آمد آمد سُن عزرات انکھیں
آکو ملو سگے اِتے دن کیوں لگے
آکے ملاقات کرو ۔ عزیز ۔ اتنے ۔ ہوئے

آتے جاتے ہیں ۔ آمد و رفت ۔ آیا جایا کرتے ہیں ۔ دکن میں دیہاتی بولتے ہیں ۔

گاؤں پوسے آتے گاؤں پوسے جاتے
(شعر)
پر
کٹھن چچا تا یا باپ کی تہر نہیں لاتے
سنگدل باتیں نہیں

آ ۔ ٹ

آٹا بکنی ہوگیا ۔ دکن ۔ بہت باریک ہوگیا ۔

آٹھ آٹھ آنسو رونا ۔ بہت رونا ۔

روتے ہیں آٹھ آٹھ آنسو ہم
(ناسخ)
ہائے آٹھوں پہر جدائی ہے

آٹھ پہر ۔ چوبیس گھنٹے رات دن ہر وقت

آٹھ پہر سولی ہے ۔ ہر وقت مصیبت ہے ۔

آٹے کی بلی ہے ۔ بظاہر خوفناک ہے حقیقت کچھ بھی نہیں

آٹے کے ساتھ گھن بھی پس گیا ۔ بڑے کے ساتھ تر

چھوٹا بھی تباہ ہوگیا ۔

آٹے میں نمک ۔ تھوڑا سا ۔

آ ۔ ث

آثار بُرے ہیں ۔ زندگی کا بھروسہ نہیں بنا بنایا کام بگڑ جانا ۔ مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں ۔

دبا یا گرکے آخر مجکو دیوارِ محبت نے
(رشک)
دکھائی دیتے تھے اُس کے بُرے آثار پہلے سے

آ ۔ ج

آج یا امروز ۔ زمانہ حال کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں ۔

ہزار سر مرے پائے ثبات پر صدقے
(ہجر)
اگر پہاڑ بھی ہوتے تو آج ٹل جاتے

آج آئے کل چلے ۔ بہت جلد چلے ۔

آج جی اُچاٹ ہے ۔ دکن ۔ آج دل بہت بیقرار ہے ۔ آج دل نہیں بہلتا ہے ۔

آجا ری نیندو بائی آجا تو
میرے میاں کے نینوں میں
گھمجا تو ۔
دکن میں عورتیں اسکو لولی دلوری بولتے ہیں ۔ جو بچوں کو سُلاتے وقت گاتے ہوئے جھولا دیتے ہیں وہ

یہ ہے۔ سوال۔

آجاری نیندو بائی آجاتو
میرے میاں کے نینوں میں گھُجاتو

(جواب) آتی بلا لوں میں آتی ہوں
(بلایا لوں)
دو چار بالے کھلاتی ہوں

(سوال) دو چار بالے تو تیجے کھِلا
اس میرے تانے کو پہلے کھلا

آجائے ہے ﴿ آجاتا ہے۔ پا جاتا ہے
پا جائے ہے ﴿ بولتے ہیں۔

واہ ری قسمت کہ آپ پنہ یہ رشک آجائے ہے
(غالب) میں اُسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

آج بہت بشاش معلوم ہوتے ہیں۔ ﴿ دکن۔ آج بہت خوش معلوم ہوتے ہیں

آج تک خبر نہ ہوئی - کچھ بھی نہیں معلوم۔ مطلق خبر نہیں۔ محو ایسا رہا کہ مجھ کو کچھ بھی دکھائی دیا اور نہ سُنائی دیا۔

آج تک خود مجھے خبر نہ ہوی
کیا کہا دل نے کیا سُنا تو نے
(حضرت عثمان شہریار دکن)

آج کا کام کل پر نہ چھوڑو - جو کرنا ہو جلد کر لو

کار امروز بفردا مگذار

آج کا مقام کر لیو - آج ٹھہر جاؤ۔ رہ جاؤ۔ فصحائے دکن "مقام کرو" بولتے ہیں۔

آج کدہر بھول نکلے ﴿ اہل دہلی اور لکھنؤ
آج کدھر چاند نکلا ﴿ بھول گئے بولتے ہیں ایک عرصہ کے بعد آئے مدت کے بعد آئے

آج کس کا مُنہ دیکھا۔ ﴿ رنج یا خوشی کے
آج کس کی صورت دیکھی ﴿ وقت بولتے ہیں۔

آج کل کرتے ہیں ﴿ لیت و لعل میں ڈال دیا
آج کل ہو رہی ہے ﴿ روز حیلہ بہانہ کر رہے ہیں۔ لکھنؤ دہلی "ٹال ٹول" کرتا ہے۔

کہیں تو پیا میر کہ یہاں تو ہے آجکل
حالت وہاں تباہ ہے بیتابِ وصل کی

آج کل میں - قریب ہیں۔

فیضِ بہار عام یہی ہے تو آج کل
سنبل کی شاخ سا ہے مرا سبزہ ارسبز (ناسخ)

آج مرے (موے) ﴿ زندگی کا کچھ اعتبار
کل دوسرا دن ﴿ نہیں دہلی اور لکھنؤ

میں موے اور مرے دونوں مستعمل ہیں۔
آج میں نہیں یا وہ نہیں۔ اپنی جان دونگا یا اُس کی جان لونگا۔ غصّہ کی حالت میں بولتے ہیں

آ ۔ چ

آچڑی دانا کھا پانی پی } دکن میں چھوٹے
پھر (چڑیا) بول کے جا } بچوں کو کھیل
کھلاتے وقت بولتے ہیں۔ دکن میں "چڑی" عوام بولتے ہیں لیکن فصحا چڑیا بولتے ہیں۔

آختہ ہے } دکن۔ نامرد (خصّی) بدھیا کیا ہوا
خوجہ ہے } مرد یا جانور اُسکو خوجہ بھی بولتے ہیں

آخرت کا سودا۔ خیرات و مبرات۔
آخر ہوا۔ انجام پایا۔ مرگیا۔ تمام ہوا
آخری پنجشنبہ یا جمعرات۔ ہر مہینے کی آخری جمعرات
آخری چہار شنبہ۔ ماہ صفر کا آخری چہارشنبہ اُس روز بروایت قدیم عوام سیری کھنڈ لینے جایا کرتے ہیں۔

آداب بجا لاؤ } نہایت ادب کے ساتھ
ادب سے نگہہ رو برو سے } نیچی نظر کئے ہوئے سلام کرو
آداب بجا لاؤ } قدیم سے یہ دستور چلا آرہا ہے

کہ جب بادشاہ یا مدار المہام وغیرہ محل سے باہر آتے تھے تو چوبدار حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر یہ جملہ کہا کرتے تھے۔

آداب بجا لاؤ } سلام کرو۔
آداب عرض کرو } سلام کہو۔
آداب عرض ہے } سلام کرنے کے الفاظ تسلیمات

آدمی۔ نوکر۔ ملازم۔

بلا سے آپ نہ آئیں پر آدمی اُن کا
تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو دے (ذوق)

آدمی بڑا بکھیڑو ہے۔ دکن۔ بہت لڑانے والا ہے۔ فساد پھیلانے والا ہے۔
آدمی بنو۔ اخلاق و تہذیب سیکھو۔
آدمی پانی کا بلبلا ہے۔ انسان فانی ہے زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔

آدمی ٹھوکریں کھا کر } مصیبت کے بعد تجربہ
سنبھلتا ہے } حاصل ہوتا ہے سیکھتا ہے

آدمی کا شیطان آدمی ہے۔ بری صحبت سے بچو۔
آدمیت آگئی۔ اخلاق درست ہوگئے۔
آدھا۔ نیم۔ نصف۔

آدھا۔ نیم۔ نصف۔

آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ غلط ملط ہے۔

آدھا ساجھا ہے } برابر کے حصہ دار ہیں
آجم ساجا } (آدھے کے حصہ دار ہیں)

دکن میں عوام "آجم ساجا" بولتے ہیں۔

آدھا ہوجانا۔ لاغر ہوجانا۔ دبلا ہوجانا

غائب ہی کوئی دن کو ڈھونڈ ہو تو پھر نہ پاؤ
دل رفتہ رفتہ غم میں آدھا نہیں رہا ہے (میر تقی)

دیکھئے روز جدائی شام تک عالم ہو کیا
دوپہریں ہائے میرا جسم آدھا ہو گیا (ناسخ)

آدھے سیر برتن میں } طاقت سے زیادہ کام
سیر بھر نہیں سماتا } نہیں ہوسکتا۔

آدھا ادھر آدھا ادھر } کچھ ادھر کچھ
آدھے ادھر آدھے ادھر } ادھر ہیں۔
نصف نصف ہیں

ع۔ ناک میں مرغی کا پر آدھا ادھر آدھا ادھر

آدھی کو چھوڑ ساری کو جانا } بھٹوڑے پر
آدھی کو چھوڑ ساری کو دوڑنا } قناعت نہ کرکے
ساری کو دوڑنا۔ یہ بھی گیا۔ وہ بھی گیا۔ قناعت نہ کرکے
زیادہ کی خواہش کرنا۔

گر خدا دے قناعت تو ماہ ایک ہفتہ کی طرح
دوڑے ساری کو کبھی انساں نہ آدھی چھوڑ کر (ذوق)

آ ۔ ر

آرا۔ ایک بخاری اوزار کا نام ہے۔

آرا چلنا۔ تکلیف سے گذرنا۔

پاؤں میں مارا ہے تیشہ میں نے راہ عشق میں
ہو سو ہو اب گو کہ آرا بھی اسے سر پر چلے (میر تقی)

نقاب اٹھے جو تو رخسار آتش رنگ سے اپنی
پر پروانہ سے آرے چلیں شمعوں کی گردن پر (خواجہ آتش)

آرام پسند } کاہل۔ سست۔
آرام طلب }

آرام کرینگے۔ سوتے رہیں گے۔

خنجانے مبارک رہیں یوں گرم نہ ہو تم
ہم گور کے تہ خانے میں آرام کرینگے (برق)

آرام ہو گیا۔ اچھے ہو گئے۔ تکلیف نہیں رہی۔

آرائش۔ سنوار۔ سنگار۔ شادی میں
ابرک و کاغذ کے پھول کے خوشنما تختے تیار کئے جاتے ہیں
جو رسومات یا دولہا کے آگے آگے رہتے ہیں۔

جب تو نہ ہو تو یوں گل گلشن میں عارضی (رشک)
آرائشوں میں جیسے لگائیں کتر کے پھول

آر پار کر دیا - دکن - چھید ڈالا - اودھر سے اُدھر نکال دیا تھوڑہ - برچھا آر پار کر دیا -

آرزو بر آنا یا پوری ہونا
آرزو بر لانا یا پوری کرنا } تمنا پوری ہونا
آرزو نکالنا یا نکلنا

آرزو رہ گئی - حسرت رہ گئی - تمنا پوری نہ ہوئی

آرزو کا خون ہو گیا - سخت ناکامی ہوئی -

آرس - دلہن - دکن میں پہلے عوام بولتے تھے اب دیہاتی بولتے ہیں -

(شعر)
ہات پاؤں مھیندی پہنی ڈنڈارس
(ہاتھ مہندی پہنی ڈنڈارسی رنگ کا دوپٹا)
سیلیاں پوچھتیں بی بی منگنی کی آرس
(سہیلیاں پوچھتی ہیں رسم منگنی کی دلہن)

آر کرتا نہ پار کرتا } دکن - قطعی تصفیہ نہیں کیا
آر کیا نہ پار کیا } کارروائی یا کسی معاملہ کو طے نہیں کیا -

آرس کی کوہوڑی - دلہن کا حجرہ - دکھڑی یا کوٹھری) دکن میں اب دیہاتی کوہوڑی بولتے ہیں

آرس کی کوہوڑی صندل سے لیپائی
منجوں میں ہماری - پلنگ پو تمہاری (شعر)

جلوے کے لئے جب پلنگ لائی جاتی ہے اُس وقت دلہن دلہا کی کہلاتی ہے

آرس کی کوہوڑی صندل سے لیپائی
آئیں حضرت بیوی کھلتے پھول بچھائی (شعر)

دکن میں حضرت بیوی "حضرت بی بی فاطمہ زہرا" کو بولتے ہیں -

آ - ڑ

آڑ - پردہ - اوٹ - حجاب -

آڑا - کجی - دکن میں نامرد کو کہتے ہیں -

آڑے آنا - بُرے وقت کام آنا -

ٹل گئی غیر کے سر پر مرے سر کی آفت
میرے آگے بخدا میری وفائیں آئیں (بحر)

آڑے آئے - بچا لیا - بُرے وقت کام آئے -

آڑی تیڑی باتیں کر رہے ہیں } صاف جواب نہیں دیتے ہیں - دکن میں بولتے ہیں

آڑی تیڑی بھاوج - بہت غصے والی بھاوج دکن میں دیہاتی عورتیں بولتی ہیں -

بھائی کے گھر کو گئی تو بھاوج آڑی تیڑی

(شعر) رکھے ساڑی چولی بھائی سے مِل کو چلی

آڑے ہاتھوں لینا ۔ لتاڑنا فضیحت کرنا

آستیں سے نہ کھلا پنجۂ رنگیں اُس کا

(بحر) آڑے ہاتھوں تجھے اے پنجۂ مرجاں لیتا

فرقتِ جاناں میں کی ہے اُس نے کیا کیا کھڑ بڑی

(نا معلوم) آڑے ہاتھوں لُونگا اک دن گردشِ تقدیر کو

آ ۔ ز

آزمانا ۔ امتحان کرنا ۔

آزو بازو ۔ دکن میں ۔ اطراف ۔ اِدھر اُدھر آگے پیچھے ۔

آس ۔ اُمید ۔ توقع ۔

آسا ۔ مانند مثل ۔ ع

دِل ہی دِل میں غنچۂ آسا خونِ دل پیتے رہے ۔

آسان ۔ چانول کے آٹے میں شکر گھی دودھ کا ایک پیڑا تیار کر کے اللہ کے نام سے فاتحہ دلاتے ہیں

اللہ صاحب میرا آسان مانیوں تیرا

(شعر) بیے بھری دریا میں جہاز تیرائے میرا

دکن میں یہ رسم کسی مشکل یا شادی سے پہلے عورتیں کرتی ہیں ۔ دکن میں دریا کو متقدمین نے مونث لکھا ہے

آسان پھر جانا ۔ آسانی سے پھر جانا ۔

قاتل نے وقتِ ذبح لیا جب خدا کا نام

(داغ) خنجر ہمارے حلق پہ آسان پھر گیا

آس بندھ گئی ۔ اُمید ہو گئی ۔ فصحا آس بندھ چلی بولتے ہیں ۔

آس پاس / **اڑوس پڑوس** } اطراف ۔ گِردا گِرد ۔

کیا تو کہتا ہے کیوں ہوا صدقے

(ناسخ) اے میں تیرے آس پاس نہیں

آس پنڈو ہو گیا ۔ دکن انجنی ہو گئی ۔

آستان پر بلا لے } دکن ۔ پاس بلالے ۔

آستان پر طلب کرلے } قدموں میں رکھو ۔

طلب کرلے ہاشم کو جلد آستاں پر

کہ دوری سے ہے سخت غمناک خواجہ

آستے ۔ دکن ۔ آہستہ عوام آستے اور فصحا آہستہ بولتے ہیں ۔

آستین چڑھائے ہوئے ہیں } لڑنے پر آمادہ ہیں ۔

آستین کا سانپ ہے۔ دشمن بغل میں ہے چھپا ہوا دشمن ہے۔

آستین میں سانپ پالا ہے } دشمن کو پاس رکھا ہے

آستین چڑھا رہے ہیں۔ لڑائی کے لیے تیار ہیں۔ بہت غصہ میں ہیں۔ یا کسی کام پر آمادہ ہو رہے ہیں

آنکھ دکھلا کر کیا ابطال سحر سامری
(بحر) آستینوں کو چڑھایا دستِ بیضا دیکھ کر

آس ٹوٹ گئی۔ توقع نہیں رہی ناامید ہو گئی

آسرا۔ دکن سہارا۔ پردہ۔

آسرا لگائے ہوئے ہیں۔ اُمیدوار ہیں۔

آسرے میں ہو جاؤ۔ دکن ۔"پردہ کرو" عورتیں بولتی ہیں۔

آسمان پر چڑھانا۔ بہت توقیر کرنا بہت بڑھا دینا

اُس شوخ نے کل باتوں ہی باتوں میں فلک پر
(جرأت) سو بار چڑھایا مجھے سو بار اُتارا

آسمان پر دماغ ہے۔ بہت مدمغ ہے نہایت مغرور ہے۔

آسمان پو کی چیلو۔ آسمان پر کی چیل۔ دکن۔

باہر کی بلا۔ آسمان پر اُڑنے والی۔ اب "سیلو چیلو" دہقانی بولتے ہیں۔ چیل فصیح ہے۔

سوکن میری آئی چھاتی پو کی سیلو (چیل)
(دکھنی) کب اُڑ کے جائیگی آسمان پو کی چیلو (چیل)

(خلاصہ) سوکن جو آئی ہے وہ میرے سینے پر پتھر دکھائی دیتی ہے۔ آسمان کی چیل کب مر جائے گی (باہر کی بلا باہر کب جائے گی)

آسمان پھٹ پڑے } (بد دعا) انتہائی
آسمان ٹوٹ پڑے } تکالیف میں مبتلا ہو قہر نازل ہو۔

آسمان ٹوٹا ہے۔ بہت بڑا صدمہ پہونچا ہے

خاک سے میر کیوں نہ یکساں ہوں
(میر تقی) مجھ پہ تو آسمان ٹوٹا ہے

ہم آسمانِ غم کو کہتے نہیں نہ ٹوٹے
(جرأت) پر اخترِ محبت اے مہ جبیں نہ ٹوٹے

آسمان سے باتیں کرتا ہے } بہت بلند ہے۔
آسمان سے ٹکر کھاتا ہے }

وحشت گئی نہ بعد فنا بھی مرا غبار
{ ذوق باتیں کرے ہے سقفِ سپہر کہن کے ساتھ

آسمان کو دیکھتے ہیں۔ حسرت سے دیکھتے ہیں۔ شکوۂ جورِ فلک۔

ہم آسماں کو یوں بھر کے آہ دیکھتے ہیں
کہ لوگ گھڑیوں ہماری نگاہ دیکھتے ہیں (جلال لکھنوی)

آسمان کے تارے توڑنا۔ ناممکن کام کرنا۔

آسمان میں تھگلی لگاتا ہے یا پیوند لگاتا ہے } مکاری کرتا ہے حیلہ باز ہے

آسمان میں چھید ہوگئے یا چھید پڑ گئے } بارش تھمتی ہی نہیں۔

آسمانی تیر۔ تیرِ شہاب۔ تارا ٹوٹنا۔

آسمانی سلطانی۔ بلائے ناگہانی ناگہانی مصیبت

آسمانی گولا۔ کسی بلا کے نازل ہونے یا سخت مصیبت میں بولتے ہیں۔

آسن جمانا۔ سوار کا ران جما کر گھوڑے پر بیٹھنا

آسیب کا خلل ہے۔ سایہ ہوگیا ہے۔ شیطانی اثرات۔

آشنائی نکو کر۔ محبت نہ کر۔ دل نہ لگا۔

نکو کر آشنائی غیر سے اے سیم تن ہرگز
نہولے شمع وہر انجمن میں شعلہ زن ہوکر (ولی دکھنی)

آ۔غ

آغوشِ حور کا۔ حور کا پہلو۔

ترا کنارِ محبت ہے حور کا آغوش
نگاہِ مست سے ہیں تیری سیکڑوں آغوش (احمد)

آغوں۔ چھ ماہ کے بچہ کی آواز۔

آ۔ف

آفاقی ہے۔ بوالہوس ہے۔ آوارہ بچھولا

آفتابہ۔ دکن۔ لوٹی کا لوٹا۔ عوام استاوٗ استاوا۔ } بولتے ہیں

آفت آنا یا آفت ڈھانا یا توڑنا۔ } مصیبت میں آنا۔

آفت ڈھارہے ہیں۔ ظلم کر رہے ہیں۔

آفرین۔ شاباش۔ کیا کہنا۔ مرحبا جزاک اللہ۔

آفریں چارہ گر کہ دردِ مرا
اور بھی کر دیا سوا تو نے (عثمان شہریار دکن خلد اللہ ملکہ)

آفریں ہو رہی ہے۔ تعریف ہو رہی ہے

آ۔ک

آکلا ہے۔ دکن۔ بیوقوف ہے۔ دیوانہ ہے۔

آکو میلو سکے اتنے } بہت دن گزرے "عزیزو"
دن کیوں لگے } ملاقات نہیں ہوئی جلد آؤ

دیہاتی بولتے ہیں۔

آتیں آتیں لگو باٹ کو لگائی دیدے
آئند آئند سنگر چشم براہ تھی

آکو میلو سکے اتنے دن کیوں لگے
آکے ملاقات کرو عزیزو اتنے دن گذرے

آگ

آگ یا آنچ ۔ آتش ۔ دکن میں عوام انگار یا آنچ بولتے ہیں۔

آگا پیچھا یا آگا پیچھو ۔ پس وپیش ۔ دامن کا آگا پیچھا دکن میں عوام بولتے ہیں۔

آگا پیچھا باندھو ۔ دکن میں گھوڑے کا آگا پیچھا باندھو بولتے ہیں۔

آگا پیچھا نہیں دیکھتے ۔ بغیر سوچے کام کرتے ہیں انجام پر نظر نہیں رکھتے۔

آگ باگ یا آگ بولا } بہت غصہ میں ہیں
یا آگ بگولا ہیں } فصحا آگ باگ بولتے ہیں

مجھ سے گرمی بھی وہ کرتا ہے تو دوہری گرمی
خود جلاتا مجھے خود آگ بولا ہوتا (رشک)

جلا جلا کے یہ کرتے ہیں دوست کو برباد
مزاج آگ بگولا ہے خوش جمالوں کا (بحر)

آگ بجگئی آنچ بجگئی } لڑائی ختم ہوگئی
آگ بجھ گئی } جھگڑا مٹ گیا

دکن میں عوام بولتے ہیں۔

آگ برس رہی ہے ۔ بہت گرمی ہورہی ہے

کیوں شرر آلود آتا ہے لبوں پر بار بار
آگ برسائے گا کیا دودِ جگر برسات میں (بحر)

آگ بگولا ہیں یا آگ باگ ہیں } دکن بہت غصہ میں ہیں

آگ بھڑکی ۔ فساد پھیل گیا فصحا آگ بھڑک اٹھی بولتے ہیں۔

لاگ کی آگ جو محشر میں بھڑک اٹھے گی
بنکے دوزخ میں رقیبوں کو نگل جائیگا (ڈاکٹر ماٹل)

آگ بن دھواں کہاں ۔ بغیر اصلیت کے فروغ نہیں

آگ پھانک رہے ہیں ۔ حسد کررہے ہیں فصحا آگ کھارہے ہیں بولتے ہیں۔

آگ پر پانی چھڑک دیا ۔ جھگڑا مٹادیا۔

آگ پر تیل چھڑک دیا ۔ فساد کو بڑھادیا۔
غصہ بڑھادیا

آگ کھا رہے ہیں ۔ حسد سے دیکھ رہے ہیں
آگ سے کھیل رہے ہیں ۔ خطرناک کام کر رہے ہیں
آگ کی بھٹی ۔ دکن وہ مقام جہاں کسی چیز کو رکھ کر آگ لگا کر پکائے ۔
آگ کے پتلے ہیں ۔ بہت غصہ والے ہیں یا بہت گرم مزاج ہیں ۔
آگ لگا دو ۔ فساد پیدا کر دو ۔ تباہ و تاراج کر دو

یہاں پھونک دیا تن کو وہاں یار کو بھڑکایا
نالے بھی قیامت ہیں کچھ آگ لگانے کو (جرأت)

بزم جاناں میں بندھی میر جو آہوں کی ہوا
جل گئے دیکھکے سب آگ لگانے والے (برق)

آگ لگا کر پانی کو دوڑنا ۔ فساد پیدا کر کے مٹانے کی فکر کرنا ۔
آگ لگ گئی یا آگ لگتی ہے ۔ غصہ آ گیا یا غصہ آ رہا ہے ۔
آگ لگو یا آگ لگے ۔ بد دعا ۔ جل جائے مٹ جائے ۔ عورتوں کا محاورہ ہے ۔ مگر مرد بھی بولتے ہیں ۔ **ع**

ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو
جی جلائے وہ جس سے لاگ لگے
غرض اس عاشقی کو آگ لگے (جرأت)

آگ میں کود گئے خطرناک کام کر گئے ۔
یا کود پڑے جان پر کھیل گئے فصحا آگ میں کود پڑے بولتے ہیں ۔
آگو ۔ آگے ۔ سامنے ۔ پہلے ۔ دکن میں فصحا بھی بولتے تھے اب عوام بولتے ہیں دہلی میں عوام آگو آگویا اگاڑی اگاڑی اور لکھنؤ میں آگے آگے بولتے ہیں ۔

مقابل جب سے خوش چشموں کے ہے تو
ہرن آئے ترے آنکھوں کے آگو (شاد لکھنوی)

اب فصحائے حال آگے بولتے ہیں ۔
آگو ۔ پیچھو ۔ آگے پیچھے دکن میں دیہاتی آگو ۔ پیچھو بولتے ہیں
آگ ہو گئے ۔ غصہ میں بھر گئے ۔

لگائی آہ نے غیروں کے گھر آگ
ہوئے کیا وہ اتنی بات پر آگ (مومن)

آگے ۔ زمانہ گذشتہ ۔ پہلے ۔ سامنے ۔

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر ترے عہد سے آگے تو یہ دستور نہ تھا (میر درد)

آگے آنا ۔ انجام نیک و بد کا پیش آنا سامنے آنا

خوش ہوتے ہیں پر وصل میں یوں مر نہیں جاتے

(غالب) آئی شب ہجراں کی تمنا مرے آگے

آگے اگا نہ پیچھے پگا ۔ دکن ۔ آزاد ۔ وہ شخص جس کے کوئی نہیں ۔ عوام "پگا" اور فصحا "پگھا" بولتے ہیں ۔

آگے پیچھے کوئی نہیں ۔ لاوارث ہے کوئی وارث نہیں ۔

آگے خدا کا نام ہے ۔ کسی کے حسن و خوبی کی تعریف کرنا ۔ کسی کام کے ختم پر بھی بولتے ہیں ۔

مہر و مہ سے کم نہیں تو حسن میں

اے صنم آگے خدا کا نام ہے

آگے دوڑ پیچھے چوڑ } بڑھتا چلا جا رہا ہے

آگے دوڑ پیچھے چھوڑ } آموختہ یاد نہیں ۔

حیدرآباد میں آگے دوڑ پیچھے چوڑ اور لکھنو دہلی میں آگے دوڑ پیچھے چھوڑ بولتے ہیں ۔

آگے سے ہوتی آئی ہے } قدیم سے یہ دستور

یا ہوتا آیا ہے ۔ } جاری ہے

آگے نکل گئے ۔ بہت دور نکل گئے سبقت کر گئے ۔

آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا } کوئی روکنے والا نہیں جس کے بیوی بچے نہ ہوں اس کو بولتے ہیں ۔ حیدرآباد میں عوام آگے اگا نہ پیچھے پگا بولتے ہیں ۔

آ ۔ ل

آل لڑی اولیا دلڑی ۔ آپس ہی میں لڑائیاں ہوئیں ۔ دکن میں پہلے بولتے تھے ۔

آل لڑی اولیا د لڑی دھیں کی کڑی چھپکے پوچھڑی (اولاد ۔ دھی ۔ پچھڑی)

صوبیدار کی جورو بزار میں لڑی (شعر) (بازار)

آ ۔ م

آم کھانے سے کام

یا پیڑ گننے سے } مطلب سے کام رکھو ۔

آم کے آم (گٹھلیوں) } تجارت میں

یا گٹھلیوں کے دام } بہت فائدہ ہوا

دکن میں عوام گٹلیاں بولتے ہیں ۔

آمنا سامنا ہوگیا ۔ مقابلہ ہوگیا ۔

آمنے سامنے بیٹھے ہیں ۔ روبرو یا مقابل بیٹھے ہیں ۔

آموں کی امری ۔ دکن ۔ آموں کا باغ

دکن میں "امری" بولتے ہیں۔

(شعر) ناویوں گی میری لاڑولی جائی لاڑولی اجائی
ندوں کی لاڑلی بیٹی
آموں کی امری بھیوں جو لگائی بھیوں جو لگائی
امرائی یوں

آ - ن

آنا اونی کرتے ہیں - دکن۔ کاہل ہیں سست ہیں

(شعر) سارا دن آنا اونی پہ رات کو چرخہ پونی

آنا بانا - جولاہوں کے کپڑے گوندھنے کا سامان

آنا جانا ہے - آمد و رفت ہے۔

آنا کانی کرتے ہو - دکن۔ پیچھے ہٹتے ہو۔ عذر و حیلہ کرتے ہو سست ہو۔ کاہل ہو۔

آن بان - وضعداری۔

منہ سے جو بات نکلی وہی گی تمام عمر
(برق) قائل ہوں برق آپکی اس آن بان کا
اکڑ اکڑ کر اور یوں بگڑ بگڑ کر
(جرأت) نامِ خدا قیامت آپ آن بان ہوئیں

آنتیں قل ہو اللہ پڑھتی ہیں } شدت کی بھوک لگتی ہے

(ناسخ) فاقوں سے تباہ میری حالت ہے مگر
آنتیں پڑھتی ہیں قل ہو اللہ مدام

آنچ لگی یا آنچ اٹھی آنچ سلگ گئی یا آنچ بھڑکی آنچ لگی یا لگ گئی } آگ لگی غصے ہوئے۔ دکن عوام "آنچ" بولتے ہیں۔

آنچل - ڈوپٹے کا کنارہ۔

آنچل پلّو - ایک مشہور لباس کا نام ہے۔ جو دکن اور بنارس میں بُنا جاتا ہے جس کے دونوں کنارے زر سے بُنتے ہیں۔ حیدرآباد میں ایسی ساڑھی کو بنارسی ساڑھی بولتے ہیں۔

آنچل میں گرہ دے لو - بات یاد رکھو۔ حیدرآباد میں عوام پلّو میں گرہ ڈالو بولتے ہیں

آن دے - دکن۔ آنے دو۔ اب دیہاتی بولتے ہیں۔

آندھی آئی یا آندھی اٹھی یا گرد و غبار اٹھا } ہوا بہت تیز ہے۔

لے چلی گھر سے جو وحشت مجھ پریشاں حال کو (بحر)
آندھیاں اٹھیں بگولے آئے استقبال کو

آندھی چل رہی ہے - تیز ہوا چل رہی ہے

آنڈو ۔ خصی کیا ہوا ۔ سُست کاہل نامرد ۔ دکن میں عوام آنڈو بولتے ہیں ۔

آنسو ۔ اشک ۔

آنسو پونچھنا ۔ تسکین دینا ۔

آنسو پی جانا ۔ ضبط کرنا ۔

تو نے ڈھکا کے ہیں غیر کو ساغر جو دیا
ساقیا رہ گئے ہم آنکھ میں پی کر آنسو (خواجہ میر وزیر)

ناتوانی یہ گلوگیر ہوی ہے میری
آنسو بھر لا کے جو پی جاؤں تو اچھو ہو جائے (رشک)

آنسو ٹپک پڑے }
آنسو نکل پڑے } بے اختیار رو دیا ۔

آنسو ڈبڈبا آئے ۔ بہت رنج پہونچا ۔ آبدیدہ ہوگئے

آنسوؤں سے مُنہ دھوتے ہیں ۔ بہت روتے ہیں ۔

آنسوؤں کا تار نہیں ٹوٹتا }
آنسوؤں کا تار بندھ گیا } رونا نہیں رکتا ۔

جوشِ گریہ نے کیا ہے ناتواں ایسا مجھے
ٹوٹنا مشکل ہوا ہے آنسوؤں کے تار کا (آتش)

آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ۔ بہت رو رہے ہیں

آنکنا ۔ تخمینہ کرنا ۔ اندازہ کرنا ۔

آن کر }
آن کے } آکر ۔ آکے ۔ اب فصحا بولتے ہیں

آنکھ آئی یا آنکھیں آئیں ۔ آشوب چشم ہے ۔

آنکھ اُٹھاتے نہیں ۔ شرمندہ ہیں خجالت سے نیچی نظر ہے ۔

ہے صبح شبِ وصل وہ عالم کہ نہ پوچھو
وہ آنکھ اُٹھاتے نہیں شرمائے ہوئے ہیں (شہزادہ والاشان شجیع بہادر)

آنکھ اُٹھا کر دیکھنا ۔ متوجہ ہونا ۔ نظر ڈالنا ۔

ممکن نہیں وہ آنکھ اُٹھا کر ہمیں دیکھیں
مانع ہے حیا تیر لگایا نہیں جاتا (برق)

آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا ۔ متوجہ نہ ہوا ۔ ذرا التفات نہ کیا ۔

آنکھ بچا کر کام کرنا ۔ چوری چھپکے کام کرنا حیدرآباد میں عوام "چوری چھپی سے کام کرنا" بولتے ہیں

آنکھ بچا کر نکل جانا ۔ نظروں سے چھپ کے نکل جانا

آنکھ بچی مال دوستوں کا ۔ غافل پا کر چرا لے جانا ۔

آنکھ بدل گئی ۔ انجان ہوگئے پہلا سا التفات نہ رہا ۔

آنکھ یا آنکھیں بند کرکے کام کرنا } بے پروائی سے کام کرنا۔

آنکھ بنواؤ۔ بصارت کا علاج کرو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرو۔ دکن میں "آنکھ بیدا کر" بولتے ہیں

آنکھ بھر کر دیکھنا۔ اچھی طرح دیکھنا۔

اے مایۂ زندگی ستم ہے نہ اگر
بھر آنکھ تجھے دیکھیے مرتے مرتے (میر تقی)

بیخودی تیرا بُرا ہو یار کو
آنکھ بھر کر ہم نے دیکھا ہی نہیں (مؤلف)

آنکھ بیٹھ گئی۔ آنکھ میں گڑھا پڑ گیا۔ حلقے پڑ گئے یا کسی صدمہ سے گڑھے پڑنا۔

دیکھ کر چشم سیہ کو یہ اُٹھایا صدمہ
آنکھ بادام کی اے شوخ حسیں بیٹھ گئی ( )

جب نظر آئی تری مردمکِ چشمِ سیاہ
دیکھنا دیدۂ بے نورِ زحل بیٹھ گیا (رشک)

روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہیں آنکھیں
کیا مرے پاس سے وہ راحتِ جاں اُٹھتا ہے (ناسخ)

آنکھ پر ہاتھ رکھنا۔ آنکھیں بند کرنا۔

ہاتھ اپنے مری آنکھ پہ رکھتے ہیں دمِ وصل
یہ شرم، یہ پردہ، یہ حیا اور ہی کچھ ہے (مائل)

آنکھ پہچاننا۔ مطلب تاڑ جانا۔

آنکھ پھر گئی۔ نیت بدل گئی۔ نظر بدل گئی

آنکھ اوسکی پھرے مجھ سے یہ باور نہیں آتا
کیا ضعف سے بیمار کو "چکر" نہیں آتا (اسیر)

آنکھ پھڑکنا۔ خوشی یا غم کی کیفیت سُننا۔

تقدیر شکل ہجر کی تکتی ہے وصل میں
رہ رہ کے بائیں آنکھ پھڑکتی ہے وصل میں (صبا)

آنکھ پھوٹے۔ کسی بدنظر مرد کو دیکھکر عورتیں کہتی ہیں۔

آنکھ جلنا۔ شدت گرمی۔ حرارت سے آنکھ جلنا۔ ضبط غصہ سے آنکھ جلنا۔

نگہہ گرم یار دیکھے ہے۔
کب کسی سے یہ آنکھ جلتی ہے (برق)

آنکھ جھپک گئی۔ نیند آگئی۔ نظر نہ جمی خیرہ ہوگئی۔

شاہد رہیو تو تو لے شب ہجر
جھپکی نہیں آنکھ مصحفی کی (مصحفی)

جمالِ یار کے لیے آنکھ ہم ہیں دیکھنے والے
جھپک جانا نہ محشر میں کہیں خورشید محشر سے (جلال لکھنوی)

آنکھ چار ہونا۔ نظر سے نظر ملنا۔
آنکھ چاہیئے۔ نظر چاہیئے۔

وُہ سب جگہ ہے دیکھنے کو آنکھ چاہیئے
ہر کوہ کو سمجھتے ہیں رتبہ میں طُور سے ہم (جلالؔ)

آنکھ یا آنکھیں چُرانا۔ نظر نہیں ملانا۔

بھُول آگے ترے بجڑتے ہیں کان
آنکھ نرگس اگر چراتی ہے (رشکؔ)

آنکھ یا آنکھیں دکھانا۔ ڈرانا۔ غصّہ سے دیکھنا

میرے رونے پہ تو ہوتے ہو بہت جی سے خفا
پر نہیں دیکھتے تم آنکھ دکھانا اپنا (رشکؔ)

سنائیں باتیں جو کچھ حالِ دل کہا ان سے
دکھائیں آنکھیں اگر ذکر انتظار کیا (برقؔ)

آنکھ دُکھ رہی ہے۔ آنکھوں میں درد ہوتا ہے
آنکھ دینا۔ مشتعل کرنا۔ اشارے سے اُبھارنا
آنکھ سے سلام لینا۔ مغرور ہو جانا۔
آنکھ یا آنکھوں سے گرانا۔ کسی کو ذلیل کرنا
آنکھوں سے گرنا۔ ذلیل ہونا۔

جوشِ وحشت نے دکھایا وہ بیاباں اے برقؔ
آنکھ سے قیس گرا نظروں سے صحرا اترا (برقؔ)

آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا۔ } بیوقوف مالدار۔
آنکھ کا پانی ڈھلگیا۔ خوف نہ رہا۔
آنکھ کا پانی بہہ گیا یا مر گیا } شرم و حیا نہ رہی بیمروت یا نڈر ہوگئے

مرے جس پر نہ چار آنسو بہائے اُس نے مُردے پر
ہوا ثابت کہ پانی ڈھلگیا چشمِ مروّت کا (بحرؔ)

آنکھ کا پردہ اُٹھگیا۔ بے حجاب ہوگئے۔
آنکھ یا آنکھوں کا تارا
آنکھ یا آنکھوں کی روشنی } بہت عزیز
آنکھ کا کاجل نکالنا یا چُرانا } مکّاری کرنا۔
آنکھ یا آنکھوں میں کوکرے ہیں } دکن۔ فصحا۔ آشوب سے آنکھوں میں گوشت بڑھ گیا ہے۔ بولتے ہیں۔
آنکھ کھلی۔ غفلت سے ہُوشیار ہوگئے۔ بھاگ اُٹھے۔

بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ
جب آنکھ کھُلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے (خواجہ میر دردؔ)

آنکھوں کی بُرائی بھوں کے آگے } عزیز سے عزیز کی شکایت کرنا۔

آنکھ یا آنکھیں لڑانا۔ دیدہ بازی کرنا محبت پیدا کرنا۔ چار آنکھیں کرنا۔

کس سے منظور ہے قاتل کو لڑائی آنکھیں
(ناسخ) ہے بیا ہی ونگہہ تیغ و سپھر آنکھوں میں

آنکھ لگانا۔ عاشقی کرنا۔ محبت کرنا۔

آنکھ لگ گئی۔ سو گئے۔ نیند آگئی۔ یا کسی کے عاشق ہو چکے۔

سودا کے سرھانے جو اُٹھا شور قیامت
(سودا) خدّامِ ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

آنکھ لگتی نہیں جرأت مری اب ساری رات
(جرأت) آنکھ لگتے ہی یہ کیا مجھے آزار لگا

آنکھ مارنا۔ اشارہ کرنا۔

آنکھ مچانی۔ بچوں کے ایک کھیل کا نام ہے دکن "آنکھ مچانی" اور لکھنؤ دہلی میں "آنکھ مچولا" بولتے ہیں۔ فصحا آنکھ مچولا بولتے ہیں۔

آنکھ مچانی کرڈ و اتیل
(مشہور شعر) بلّی یا دے وہی بھِلیل

بند ہو جائیں اگر دیکھے وہ طفلِ خوش چشم
(رشک) کھیلیں آنکھوں سے ابھی آنکھ مچولا آنکھیں

آنکھ یا آنکھیں ملانا۔ مخاطب ہونا۔

آنکھ میں کھٹکتا ہے۔ ناگوار ہوتا ہے

آنکھ میں میل ہے اور } بہت سفاک ہے

اُس میں میل نہیں۔ } بہت صاف ہے

آنکھ ناک کا اچھا ہے۔ خوبصورت ہے بظاہر کوئی عیب نہیں ہے۔

آنکھ نیچی ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

آنکھوں آنکھوں میں کہنا } اشارے سے کچھ کہنا۔

آنکھوں آنکھوں میں یہ کہنا ٹھہرے کچھ کام ہے
میں کسی کی بزم میں زانو بدلنے جب لگا (حیدرآبادی)

آنکھوں آنکھوں میں گفتگو کرنا } اشاروں اشاروں میں مطلب ادا ہونا

آنکھوں پر بٹھاتے ہیں یا آنکھوں میں جگہ دیتے ہیں } بڑی عزت کرتے ہیں۔

آنکھوں پر پٹی باندھنا۔ کسی کو دھوکا دے کر کچھ حاصل کرنا۔

آنکھوں آنکھوں میں گفتگو ہونا

آنکھوں پر پردے پڑ گئے۔ بہت غافل ہیں۔

آنکھوں پر رکھنا۔ عزت کرنا۔

آنکھ چاہئے۔ پہچاننے کی قابلیت چاہیے نظر چاہئے۔

وہ سب جگہ ہے دیکھنے کو آنکھ چاہیے
ہر کوہ کو سمجھتے ہیں رتبے میں طور ہم (جلال لکھنوی)

آنکھوں سے۔ خوشی سے۔

کس کے آنے کی خبر آئی جو ایسا پیکِ اشک
بہ پیش قدمی کے لئے آنکھوں سے دوڑا جاتا ہے (جرأت)

آنکھوں سے دیکھا } معلوم ہی نہیں
نہ کانوں سے سُنا } انجان ہو گئے۔

آنکھوں سے گر گئے۔ بے توقیر ہو گئے ذلیل ہو گئے۔ بے قدر ہو گئے۔

جوشِ وحشت نے دکھایا وہ بیاباں اے برق
آنکھ سے قیس گرا نظروں سے صحرا اُترا (برق)

آنکھوں سے ملتی ہیں۔ } عزت اور توقیر
یا آنکھوں سے لگاتے ہیں } کرتے ہیں بہت چاہتے ہیں۔

آنکھوں کے ڈورے۔ آنکھوں کی سرخی۔

بہارِ موجہ بہتی ہے اُن آنکھوں کے ڈوروں میں
بھرا ہے بادۂ گلرنگ نرگس کے پیالوں میں (بحر)

آنکھوں میں اندھیرا } غصے یا صدمے سے
چھا گیا ہے } کچھ بھی نہ دکھائی دیتا ہے

آنکھوں میں پھرتا ہے۔ ہر وقت خیال بندھا ہوا ہے۔

آنکھوں کے سامنے پھرتا ہے۔ ہر وقت تصوّر رہتا ہے۔

جن کی رفتار کے پامال ہیں ہم
وہی آنکھوں میں پھرا کرتے ہیں (ناسخ)

روتے روتے ہنس پڑا جب یاد آیا مجھ کو تو
میری آنکھوں میں وہ جوڑا زعفرانی پھر گیا (برق)

آنکھوں میں پی گیا۔ کسی کا ڈر نہیں۔ محبت سے دیکھنا۔

رُخِ محبوب کا نظارہ کئے جاتے ہیں
شربتِ حسن کو آنکھوں میں پئے جاتے ہیں (نامعلوم)

آنکھوں میں یا نظروں } جانچنا۔
میں یا نگاہوں میں تول لینا } عزت کرنا۔

ٹل گئی مہر و وفا اے یار اپنی آنکھ میں جب ترازو سینے میں تیر نظر ہونے لگا
(بحر)

آنکھوں میں کھپ گیا یا چبھ گیا۔ } پسند آگیا۔

آنکھوں میں چربی چھاگئی یا ڈٹ گئی۔ } اندھیرا آگیا بہت مغرور ہوگئے۔ نظر نہیں آتا ہے۔

ترے ہوتے جو محفل میں تھا پروانے کو لالی
دیا جی شمع پر اُس نے یہ چربی آنکھوں میں چھائی (نامعلوم)

آنکھوں میں چیپڑے آگئے۔ یعنی آنکھوں میں میل آگیا۔

آنکھوں میں حلقے پڑگئے۔ } ضعف بڑھ گیا
آنکھوں میں گڑھے پڑگئے } ناتوانی بہت بڑھ گئی۔

پڑگئے ہیں ناتوانی سے جو حلقے آنکھ میں
سب کو میری چشمِ تر پر شبہ ہے گرداب کا (ناسخ)

آنکھوں میں خاک ڈالنا یا جھونکنا } دیدہ و دانستہ انکار کرنا۔

آنکھوں میں خاک ڈال کے ہوا ہو جانا } دیکھتے دیکھتے نظر سے غائب ہو جانا۔

دوڑا میں دیکھنے جو سواری یار کو
آنکھوں میں خاک ڈال کے گھوڑا ہوا ہوا (برق)

آنکھوں میں خون اُتر آیا یا اُترا۔ } غضبناک ہوگئے بہت غصہ آیا۔

جام لے کر جو رقیبوں سے چڑھایا تو نے
خون آنکھوں میں مری اے گلِ رعنا اُترا (برق)

آنکھوں میں رات کٹنی یا کٹتی ہے۔ } جاگتے گذری یا گزرتی ہے

سودا اتری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
آئی ہے سحر ہونے کو ٹک تو کہیں مر بھی (سودا)

آنکھوں میں رکھنا۔ تصوّر میں رکھنا کسی کے خیال میں رہنا۔ حفاظت کرنا۔

آنکھوں میں نہیں سماتا۔ نظروں میں لانا حقارت کی نظر سے دیکھنا۔

اس قدر کھپ گئی ہے تیری سنہری رنگت
اے پری اب تو سماتا نہیں لو رآنکھوں میں (ناسخ)

آنکھوں میں کھپ گیا۔ بہت پسند ہے منظورِ نظر ہوگیا۔

اس قدر کھپ گئی ہے تیری سنہری رنگت
اے پری اب تو سماتا نہیں نور آنکھوں میں (ناسخ)

آنکھوں یا آنکھ میں کھٹکنا۔ ناگوار معلوم ہونا

یہ ملاقاتیں کھٹکتی ہیں فلک کی آنکھ میں
دیکھنا بھی اُس صنم کا مغتنم ہو جائے گا (بحر)

آنکھوں یا آنکھ میں گھر کرنا۔ مرغوبِ نظر ہو جانا۔ نظر بچا کے کام کرنا

چوری میں دل کی وہ ہنر کر گیا
دیکھتے ہی آنکھوں میں گھر کر گیا (برقؔ)

تا صبح گفتگو تھی نگاہوں میں یار سے
آنکھوں میں دشمنوں کی کیا گھر تمام رات

نظرِ لطف کی حسرت ہے ہمیں وائے نصیب
سرمہ کس طرح گھر اُن آنکھوں میں کر لیتا ہے (آتشؔ)

آنکھوں میں موہنی ہے۔ نظر میں جادو ہے یا جادو کا اثر ہے۔ جس کو دیکھا اُس کو اپنا بنا لیا

آنکھ ہے۔ خواہش ہے۔ رغبت ہے۔

آنکھیں آئیں۔ آشوبِ چشم ہو گیا۔

آنکھیں تری جو آئیں تو بیمارِ چشم کو
مرنے کے انتظار میں گھر اَ لگا رہا (رشکؔ)

آنکھیں پھٹ ہو گئیں دکنی اندھے ہو گئے۔

آنکھیں بچھاتے ہیں۔ بڑی عزت کرتے ہیں

نصیب کس کے کیا عاشقوں میں بغل میں وہ گلعذار بیٹھے
بچھاؤں قدموں کے نیچے آنکھیں جو میری آنکھوں پہ یار بیٹھے (بحرؔ)

آنکھیں بند ہو گئیں۔ مر گئے۔ نیند آگئی

آنکھیں پتھرا گئیں۔ روشنی نہیں رہی

کہیو اے پیغامبر آنکھیں تو یہاں پتھرا گئیں
جلد آ پہونچو اجی ہم منتظر ہیں دیر سے (جراتؔ)

پتھرا دیا جلوے نے ترے چشمِ صنم کو
چکرا دیا غمزے نے ترے طوفِ حرم کو (ذوقؔ)

آنکھیں پھٹم ہو جائیں۔ دکن۔ بددعا اندھا ہو جائے۔

آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا۔ پریشان پریشان دیکھنا۔ بغور دیکھنا۔

اب سوزنِ مژہ ہے نہ فکرِ رفو کرو
دیکھو نہ آنکھیں پھاڑ کے دل تم سے پھٹ گیا (بحرؔ)

آنکھیں پھٹ گئیں۔ متحیر ہو گئے حوصلے سے زیادہ دیکھا۔

آنکھیں پھر جائینگی یا پھر گئیں۔ نیت بدل گئی۔ مر گئے۔

پھر گئیں اُس کے انتظار میں آہ
اس دلِ بیقرار کی آنکھیں (جراتؔ)

رات گذری ہی مجھے نزع میں روتے روتے
آنکھیں پھر جائیں گی اب صبح کے ہوتے ہوتے — میر تقی

آنکھیں پھوٹ گئیں ۔ اندھے ہوگئے۔ بصارت نہ رہی

وہ بجز حسن جو نظر آتا نہیں کبھی
کیا پھوٹ پھوٹ جاتی ہیں آنکھیں حباب کی — ناسخ

آنکھیں ترس گئیں ۔ ندیدہ ہیں۔ مدت سے نہیں دیکھا

آنکھیں جل رہی ہیں ۔ آنکھوں میں سوزش ہے

میری آنکھیں جلتی ہیں دم بھر نہیں گر دیکھتا
کیا اثر الٹا ہے تیرے شعلۂ رخسار کا — ناسخ

آنکھیں چار، یا آنکھیں دوچار ہوئیں — نظر سے نظر ملی

سامنا تو کیا کریگا چشم جاناں سے ہرن
چوکڑی بھولے گا جس دن چار آنکھیں ہو گئیں

آنکھیں چڑھی ہوئی ہیں ۔ نیند ہے یا نشہ یا بخار کی شدت ہے۔

دکھا کے باغ میں آنکھیں چڑھی ہوئیں اتنی
وہ نشۂ دیدۂ نرگس کا آج اتار آیا — ناسخ

آنکھیں چھت کو یا چھت سے لگ گئیں یا در سے — متحیر ہو گئے حیران ہیں۔ انتظار ہے

گرے یوں بستر غم پر کہ آنکھیں لگ گئیں چھت سے
نظر آیا تھا جرأت ہم کو جلوہ بام پر کس کا — جرأت

مرے گھر کیوں نہ آیا وہ شب وعدہ یہ حیرت ہے
جو سوئے در لگی تھیں اب وہ آنکھیں لگ گئیں چھت کو — جلال

آنکھیں خدا نے دیکھنے کو دی ہیں — دیکھ سمجھ کے کام کرو۔

آنکھیں دیکھی ہیں ۔ صحبت اٹھائی ہے کسی کی صحبت میں رہ کر انداز و اطوار سیکھا ہے

بیوفائی جو کرے تم سے تو کچھ دور نہیں
یار دیکھی ہیں مرے دل نے تمہاری آنکھیں — جلال

کہیں کیونکر نہ حسرت کے سبب سے یہ غزل جرأت
کہ فن شعر میں دیکھی ہیں ایسے میر کی آنکھیں — جرأت

آنکھیں ڈبڈبا آئیں ۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے چشم تر۔

شیشۂ مے کو لگ گئی ہچکی
ڈبڈبا آئی چشم ساغر بھی

آنکھیں سفید ہوگئیں ۔ اندھے ہوگئے

دیکھوں سیاہی شب فرقت میں تا کجا
ہوں انتظار صبح میں آنکھیں کہیں سفید — ناسخ

آنکھیں کھل گئیں - ہوشیار ہوگئے - بیدار ہوگئے

بحر تقی
کیا غیرت نے دل پہ تنگ رنج و غم نے دنیا کو
بس اب تو کھل گئی ہیں آنکھیں دیکھا ہم نے دنیا کو

بحر
کھل گئیں آنکھیں ترے بوٹا سے قد کو دیکھ کر
میل سرمہ چشم قمری میں منور ہوگیا

آنکھیں نکالتے ہیں - غصہ کرتے ہیں ڈراتے ہیں

ناسخ
دیکھا آنکھوں کو میں نے کس دن
مجھ پر نہ عبث نکال آنکھیں

آنکھیں نیلی پیلی کرتے ہیں ڈراتے ہیں - غصہ کرتے ہیں -

روز آنکھیں نیلی پیلی کرتا ہے وہ شوخ
بزم میں تو چشم حسرت سے نہ دیکھا کر مجھے
نہیں کرنیکا رسوا تجھکو مجھ سے روٹھ مت جانا
جو پھر محفل میں رو دوں تو مری آنکھیں نکلوانا

آن کے - آکے -

جرأت
غیر عادت سے برا مانتے ہیں
قتل کیا آن کئے اچھا کیا

اب فصحا آکے بولتے ہیں -

آن کی آن میں - دم بھر میں - فوراً -

یاں کی دیکھو ایسی ہوا آن کی آن میں زلزلہ ہوا کھتی تھا

آنگ - دکن - جسم - دکن میں بالعموم جسم کے معنوں میں بولتے ہیں - عورتیں ستر مگاہ کے معنوں میں کہتی ہیں -

آنگ بھرا ہے ... دکن وجد آیا ہے - جسم پر شیطان حاضر ہے -

آنگ پر آرہا ہے یا جان پر آرہا ہے دکن بار معلوم ہو رہا ہے مصیبت معلوم ہو رہی ہے

فصحا جان پر آرہا ہے بولتے ہیں -

آنگ پر آرہے ہیں - دکن مارنے کو آرہے ہیں

آنگ پر کانٹے آرہے ہیں آنگ جل رہا ہے
جسم کے رونگٹے کھڑے ہورہے ہیں - جسم جل رہا ہے شدت گرمی سے

تمام بدن گرم ہوگیا - شدت کا بخار ہے -

اللہ رے آفتاب کی حدت کی گرمیاں
تھوڑی سی دیر میں مرا سب آنگ جل گیا

آنگ چرانا - دکن - کام چور سست ہے -

آنگ دکھ رہا ہے - جوڑے جوڑ درد ہو رہا ہے

آن گھیرا - آکے پکڑا - ملایا -

گئی تھی مسجد کو طاق بھرنے نگوڑے ملّانے آن گھیرا
خدا کے گھر میں زار اُتاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

آنگ مُوڑیاں لینا
آنگ مُوڑی لینا } دکن ۔ انگڑائی لینا۔

آنگن یا انگن ۔ دکن صحن ۔ اب فصحائے دکن صحن اور عوام "آنگن یا انگن" بولتے ہیں ۔

آناً فاناً ۔ فوراً ۔ اسی وقت ۔ بہت جلد۔

آنول ۔ ایک آنت کا نام ہے ۔ جو بچے پیدا ہوتے وقت بچے کے ساتھ ماں کے پیٹ سے نکلتی ہے

آنے ہارا ۔ دکن ۔ آنے والا عجم کہتے ہیں۔

آ ـ و

آواز اکھڑ گئی ۔ آواز پر قابو نہ رہا۔

آواز بڑا ہے ۔ دکن ۔ عموماً آواز کو مذکر بولتے ہیں دہلی اور لکھنؤ میں مؤنث ۔

آواز بھاری ہے ۔ آواز بیٹھ گئی مزاج میں گرانی ہے ۔ آواز بیٹھ گئی ۔ آواز نہیں نکلتی ہے

نہ سنا پر نہ سنا کیا ہی گراں گوش ہیں گل
ہو گئی نالوں سے آوازِ عنادل بھاری } ناسخ

آواز بیٹھ گئی ۔ آواز نہیں نکلتی ہے ۔

آواز پر آ گئے ۔ پکارتے ہی آ گئے ۔ فوراً حاضر ہو گئے

آواز پر گولی لگی ۔ نشانے پر قابو ہے ۔

آواز پھٹ گئی ۔ حلق میں کھرکھراپن ہے ۔

آواز دینا یا پکارنا ۔
آواز کرنا ۔ } پکارنا ۔ چلانا ۔

سنسان ہے کیا ہجر میں کاشانۂ ناسخ
بولا نہ کوئی ۔ میں نے کئی بار کی آواز } ناسخ

اب فصحا آواز دینا بولتے ہیں ۔

آواز لگانا ۔ نقیبوں، چوبداروں کا دربارِ شاہی میں پکار کر کسی کو سلام کے لئے مخاطب کرنا ۔ بلند آواز

آواز میں رعشہ ہے ۔ ضعیفوں کی کانپتی ہوئی آواز ہے ۔

اے بحر فی الحقیقت کامل ہوا اپنے فن میں
آواز میں ہو رعشہ لغزش نہیں سخن میں } بحر

آواز میں پتی لگ گئی ۔ آواز کھرکھری ہو گئی

آوازے کستے ہیں
آوازے پھینکتے ہیں } فقرے چلتے ہیں طعنے کرتے ہیں
مذاق اڑاتے ہیں ۔

سنیے آوازے کستے ہیں مری دستار پر
ذکر اب تک یہ سر پر عزت و توقیر کا } بحر

آؤ بھگت کرتے ہیں۔ تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ تواضع کرتے ہیں۔

آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا۔ بے سوچے سمجھے۔

آؤ کُنا۔ دکن۔ آؤ کہو۔ دکن میں دیہاتی لوگ یوں بولتے ہیں۔

اُن کو بولو آؤ کنا اٹکیا سو دم انکھیاں میں ہے

آؤں لہو کے پاخانے آرہے ہیں } ریاحی مرض "پیچش"

آنولے جانولے۔ دکن۔ توام۔ دکن میں اُن بچوں کو بولتے ہیں۔ جو ایک ہی وقت میں پیدا ہوتے ہیں۔

آنو نلے کے پھیر میں آگئے۔ چکر میں آگئے پریشان ہیں۔

آؤ ہوں۔ جاؤ ہوں۔ آتا ہوں۔ جاتا ہوں فصحاً بولتے ہیں۔

آوک جاوک شروع ہوگئی } دکن۔ آمد و رفت شروع ہوگئی۔ آنا۔ جانا شروع ہوگیا۔ آدے۔ جاوے۔ آئے۔ جائے اب آدے۔ جاوے۔ متروک ہے۔

آوے کا آوا خراب ہوگیا۔ کری کرائی محنت برباد ہوگئی۔ پورا جتھا نا اہل ہے۔

آہ ہائے۔ افسوس۔ پہلے فصحائے دکن آہ کو مذکر استعمال کیا کرتے تھے۔ اب آہ کو مؤنث

اگر آہ تیرا سُنے بو علی
بسر جاوئے سب حکمت کا ملی } نصرتی

آہاہا۔ خوشی یا وجد کے وقت بے ساختہ آواز نکلتی ہے

آہاں۔ نہیں۔

چاہے کچھ بھی ہو تو ل ہاری ہوں
میں کرونگی یہ کام بس آہاں } رشک

آہ پڑے گی
آہ لگے گی
ہائے ہائے لگے گی } مظلوم کی آہ کا اثر ہوگا۔ بربادی ہوجائیگی۔

کہا جو میں نے کہ ہے دل جلوں کی آہ اک برق
تو ہنس کے بولے تجھی پر پڑے گی آہ تری } جرأت

پڑ گئیں آہیں ہماری وہ میں بھگتی ہیں
چار بوسے نہ دئے اس سے ہوا چار ارب } رشک

آہستہ آہستہ یا ہلو ہلو یا آستہ آستہ۔ دکن

اب عوام ہُلّو ہُلّو ۔ بولتے ہیں ۔

آہ کا پیچ پوچھ ۔ آہ کی حقیقت دریافت کر ۔

مرزا داؤد شاگرد ولی انتقال ۱۱۶۰ھ
مری ہر اک صدائے آہ کا پیچ
سجن کے چہرۂ بلدار سے پوچھ

خلاصہ ۔ میری ہر اک آہ کی آواز کی حقیقت معشوق کے چہرۂ بلدار (بانکی صورت) سے پوچھ مجھ سے کیا پوچھتا ہے ۔

آہ کرنا ۔ بد دعا دینا ۔ ٹھنڈی سانس بھرنا ۔

برق
تمہارے عشق میں حالت تباہ کرتے ہیں
ہٹو فلک کے تلے سے کہ آہ کرتے ہیں

آہ کھینچنا ۔ بد دعا دینا ۔ کسی کے غم میں ٹھنڈی سانس لینا ۔

ناسخ
ہجرِ ساقی میں بطِ مے ہو گئی جل کر کباب
جائے قلقل اے صراحی آہِ آتش بار کھینچ

آہٹ ۔ دبے پاؤں چلنا ۔ آہستہ آہستہ چلنا

ناسخ
مانگتے ہیں یہ دعا سونے کے وقت اے یار ہم
ہوں ترے پاؤں کی آہٹ سے کہیں بیدار ہم

آہ نہ آئے ۔ انتظار میں رکھا ۔ افسوس نہ آیا

آ ۔ ی

آیا شیو منڈوے میں ۔ دُلھا منڈھے میں آیا ۔ دکن میں پہلے بولتے تھے ۔

شعر
شب گشت نکل کو شیو آیا منڈوے میں
(شب گشت) (کے دُلہا)
شکر لاؤ پوڑے میں پیرت ہے جوڑ میں
(ہے)

آیا گکو ۔ دکن (آیا) سو کر (محبت) آیا سو دیکھ کر (دُلہا دلہن) پہلے فصحا "آیا گکو" بولتے تھے ۔ اب نہیں بولتے ۔

شعر
جنوائی آیا گکو مرغا مرغی کاٹی
(داماد) (سن کے)
جنوائی کے منہ پو ماٹی ایک چھوڑ یا بوٹی
(داماد) (منہ پر) (مٹی) (چھوڑا)

آیائے ۔ دکن ۔ آیا ہے ۔ اب فصحا بولتے ہیں ۔

آیا دودھ کا پنا ۔ دکن ۔ عورت کی چھاتی میں دودھ آ گیا ۔

شعر
بچے والی ماں کا کام ہے ہنگا بیگی
(بیٹی) (جلد)
آیا ہے دودھ کا پنا بھیجی زر کی چولی

خلاصہ ۔ زچہ کا کام جلدی کا ہوتا ہے ۔ دودھ کا پنا آیا ہے ۔ اس لیے زر کی چولی بھیجی ۔ ماں کہتی ہے کہ اپنی بیٹی کی زچگی کی وجہ سے مجھے بہت جلد زر کی چولی بنوا کر بھیجنا پڑا کیونکہ عموماً قاعدہ ہے

بچہ پیدا ہونے کے بعد جب ماں کے دودھ آتا ہے
تو چولی دانگیا بھیگ جاتی ہے۔ اس لئے چولیاں
بھیجتی ہے کہ ایک چولی بھیگے تو دوسری پہنے گی۔

آیا قرآن میں ۔ کلام پاک میں لکھا ہے۔
قرآن میں ذکر آیا ہے۔

ڈاکٹر ماٹل { ولا تنھر آیا ہے قرآن میں بھی
جھڑکتے ہو کیوں بندہ پرور کسی کو

آئی ۔ حاضر ہوئی۔ ابھی آئی۔ عورتیں بولتی ہیں

آئی بجا لیتے ۔ بجاتے ہوئے آئی۔ شور وغل
کرتے آئی۔ دکن میں بہاتی بولتے ہیں۔

شعر { پاؤں میں پیجن (پازیب) بجا لیتے آئی
اچیل میری جاؤں دینا گھر جنوائی (داماد)

آئے تا پروتا (بیاری بھی) ۔ دکن ۔ تیار، پکا پکایا ہوا۔

آتا پروتا کھاتے ہیں ۔ دکن۔ بہت کاہل
ہیں جو پکا ہوا تیار کھاتے ہیں۔

آئی تو آئی بیٹھ گے مائی ۔ دکن آئے تو اچھا کیا
(ماں یا بہن) بہن بیٹھو۔ آئے تو آئے بیٹھئے ۔ پہلے عوام
بولتے تھے ۔ اب دیہاتی عورتیں بولتی ہیں۔

شعر مصری
گئے گن نیاں لائی بڑے بھائی لائی بڑے بھائی

بھائی گھر مٹی منگنے کو آئی منگنے (مانگنے کے لئے) کو آئی
آئی تو آئی بیٹھ گے مائی نہ دونگی میری لاڑو (لاڈلی بیٹی) لی جائی

آئے کیا منہ لیکے ۔ آنے کی صورت ہی
نہیں رہی۔ نہیں آسکتی یا نہیں آسکتے۔

ماٹل { آئے کیا منہ لے کے تو یہ وقت پیری میرے پاس
وہ تو ہے مجھ سے جوانی میں ترا یائی ہوئی

آئی میری نند ۔ شوہر کی بہن آئی۔ ہر جگہ
بولتے ہیں۔

نکو نکو کہی تو نند میری آئی
(نہ آؤ نہ آؤ کہنے پر بھی)

عائشہ { بیٹ گے نند جائی بیو کا وے بھیجائی
بیٹھو چھوٹی نند چوڑیاں ساڑی چولی دیکر

آئی تو روزی نہیں تو روزہ ۔ متوکل ہیں

آئے تو کیا آئے ۔ جلد چلے گئے۔

آئی ٹل گئی } بلا ٹل گئی۔ مصیبت
آئی ہوئی ٹل گئی } جاتی رہی۔

آئے کی خوشی نہ گئے کا غم ۔ بہت بے پروا ہیں

آئی گئی ہو گئی ۔ رہن کی مدت ختم ہو گئی
اور وہ چیز مرتہن کی ہو گئی۔

آئیں گے بلانے کو ۔ دکن ۔ بلانے آئینگے

دکن میں دیہاتی لوگ بولتے ہیں۔

شعر
آئیں گے بولانے کو، شرطوں سے لیجانے کو
(بلانے، شرائط پہ)
اولالہ جاترا آتاں میرا ڈوپٹا رنگا و ہریا
(اے پیاری، دوپٹا، ہرا)

آئیں گے چاند سے اگلے دکن چاند سے پہلے آئیں گے
دکن میں دیہاتی لوگ بولتے ہیں۔

شعر
دھان میں کوٹوں گی چاول ہیں اُجلے
(سفید)
بھائی میرے آئیں گے چاند سے اگلے
(پہلے)

آئی یا آیا میہمانی ۔ دکن۔ مہمان آئے
دکن میں دیہاتی لوگ "میہمانی" بولتے ہیں۔

شعر
میرے گھر میں کالجے میں میری جی ٹھانی
(کلیج کان، جٹھانی)
سونے کی پالکی میں نند آئی میہمانی
(مہمان)

شعر
نانی کا نواسہ میہمانی کو آیا
دادی کو پوتورا میراثی کے لایا
(پوترا، وارث، کہلایا)

آئینہ بینی سے اگر فرصت ہو۔ سنگھار یا سنورنے سے فرصت ملی تو

اگر ہو آئینہ بینی سے فرصت
سراپا غم کی بھی تصویر دیکھو
سرکار سلطان العلوم شہریار دکن خلد اللہ ملکہ

آئینہ کے منہ تو دیکھو
آئینے میں منہ تو دیکھو
آئینے میں صورت تو دیکھو
} بہت لاغر یا موٹے ہوگئے۔ چہرہ اتر گیا رنگت بدل گئی اس قابل نہیں ہے۔

آئینہ ہوگیا ۔ ظاہر ہوگیا۔ فاش ہوگیا

آئیاں جائیاں ۔ آئیں گئیں فصحا بولتے ہیں

آئے ہے جائے ہے ۔ آیا ہے۔ گیا ہے۔

جگر کو مرے عشق خوں نابہ مشرب
لکھے ہے خداوند نعمت سلامت

اب فصحا آیا ہے گیا ہے بولتے ہیں۔

ا - ب

ابا ۔ دکن۔ ارے۔ اُف۔ مار یا صدمہ یا کسی خوشی کے موقع پر یہ لفظ "بیساختہ زبان پر آتا ہے"

اَبا بَا ۔ اُف۔ اظہار تعجب۔

اُبال آیا ۔ دکن۔ جوش آیا۔ بیماری دور ہوگئی۔ شفا ہو رہی ہے۔ چہرہ پر رونق آگئی چاول کا جوش۔

اَتا اَتاں ۔ دکن۔ اُفوہ، اوہ ہو اب فصحا "اتا" اُفوہ کے معنوں میں نہیں استعمال کرتے

اب کبھی یا ابھی } دکن اب فصحائے دکن
اب بی یا اَبی } اَب کبھی اور ابھی اور
عوام اب بی یا اَبی بولتے ہیں۔

اب تب ہو رہی ہی۔ آج کل ہو رہی ہے
نزع کا عالم ہے۔

اب تو مر۔ جانے بھی دے۔ اب آ۔ ٹھہر جا۔
کہا مان لے سو

ع

آئی ہے سحر ہونیکو اب تو کہیں مر بھی

اب جاگے۔ دیر بعد خبردار ہوے طنزاً۔
سارا کام خراب ہونے کے بعد بیدار ہوئے۔

اب چار بچار کرلو۔ دکن۔ سوچ لو۔ سمجھ کے
گفتگو کرو۔

اَبر۔ تلوار کا جوھر۔

اَبر اُٹھا۔ جوش کی علامت۔ بہت غصے میں
اَبر کھل گیا یا ابر ہٹ گیا۔ مطلع صاف ہو گیا

دہانِ شیشہ جلدی کہتے ہیں مے نوش کھلجائے
مبادا ابر یہ اے ساقی مدہوش ہوجائے } جرأت

اَبرو پر بل نہ آیا۔ بات ٹال دی ذرا تغیر نہوا
اب کشمکش شروع ہوی یا اب کشمکش میں پڑے
ہیں } اب لڑائی شروع ہوی۔ کھینچ تان شروع
ہوی۔ اب اینچ کھینچ ہونے لگی۔
(مذاق سیف)

اب کشمکش شروع ہوی حسن و عشق میں
گردن جھکا لی بند جو ٹوٹا نقاب کا } مائل حیدرآبادی

اب کہاں جاتا ہے۔ بچ نہیں سکتا۔ جا نہیں سکتا
اب کے۔ آئندہ۔ دوبارہ۔ پھر۔ اس دفعہ

ضرور نزہتِ مجنوں پہ گُل چڑھاؤنگا
جواب کے خیرسے محمل بہار میں گزری } صبا

اب کیا ہوتا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ موقع
نہیں رہا۔

اب وہ دھتکار رہے ہیں } دکن۔ نفرت کر رہے
ہیں۔ ہکال دیرہے ہیں

اب نہیں پٹتیا۔ دکن۔ اب نہیں بچ سکتا۔
اب ترقی نہیں کرسکتا۔ اب لداو نہیں ہوسکتا۔

اَبو۔ دکن۔ اُفوہ۔ اوہ ہو۔ دیہاتی اَبو
اور فصحا خوب بولتے ہیں۔

ابھی دلی دور ہی۔ حصولِ مقصد میں
دیری ہے۔

ابھی لگ نہیں آیا۔ دکن۔ ابھی تک نہیں آیا
عوام "ابھی لگ" بولتے ہیں۔

ابھی کم سِن ہو۔ نادان ہو۔ بچے ہو۔

شعر { ابھی کمسن ہو تم گردِ ذقن خطِ سیہ کیا
حکومت کس نے دی ہے زنگیوں کو چاہ بابل کی

ابھی وہ آئے بھی نہیں۔ ابھی تک وہ نہیں آئے

توفیق حیدرآبادی { ابھی وہ میرے غم خانے کو آئے بھی نہیں یا رب
خوشی سے کیوں ابھی واکر دہ آغوش تمنا ہو

ابے اِدھر آ۔ ارے ادھر آ۔ کسی ملازم یا غریب کو حقارت سے بلانا۔ کبھی اپنے دوست کو محبت سے بلاتا

اَبیر سبیر
اَویر سویر { دکن۔ آگے پیچھے عوام "ابیر سبیر" اور دہلی اور لکھنؤ میں اویر سویر بولتے ہیں

ا۔پ

اُپرّ یا اُوپر۔ پر۔ عوام "اُپرّ" بولتے ہیں۔

ناجی { ع گلے میں ہنسلیاں بازو اُوپر طلا کے نال

اب فصحا "پر" بولتے ہیں۔

رحیم حیدرآبادی { کھیتیاں باڑیاں ہوں مراداں ہرے بھرے
ہر اُتہاں کو پیراں دے پیراں کے اُپرّ

اُپرال۔ دکن۔ اوپر اور

لہو روتی ہیں بیوی فاطمہ اپنے حسیناں تین
وہ لہو ڈولا ٹیکا رنگ ساتوں گگن اپرال سایا ہے (آسمان پر)
سلطان عبداللہ قطب شاہ مرحوم

اپ روپ
آپ روپ { دکن۔ حیرت۔ تعجب۔ اپنی شکل۔ حضور۔ خود بدولت
دہلی اور لکھنؤ میں "آپ روپ" بولتے ہیں۔

نصرتی دکھنی { مرا طبع یک باغِ محبوب ہے
جسے باغ پھل پھول اپروپ ہے

اپڑا۔ دکن۔ تھام پکڑ لیا۔

اپڑلیا۔ دکن تھام لیا۔ لے لیا۔

اپڑلے کورہ۔ دکن۔ تھامارہ۔ اب دہقانی بولتے ہیں اور فصحائے دکن "تھام لے"

اَپڑیا۔ دکن۔ مل گیا۔ ملا ہے۔ نظر آیا ہے

دکھنی { نیں اپڑیا ہے بستاں میں ایک پھول رستی
جو اس پر نہیں بولے بلبول بول

(خلاصہ) باغ میں ایک پھول بھی ایسا نظر نہیں آیا کہ جس پر بلبل نے بولی نہ بولی ہو۔

اپڑی تپڑی
اپڑی کی تپڑی { دکن۔ الٹ پلٹ بچوں کے ایک قسم کے کھیل کا نام

اپڑی تپڑی ہے۔ جسوقت بچے یہ کھیل کھیلتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کے کان پکڑ کر جھولتے ہوئے یہ کہا کرتے ہیں۔

اپڑی کی تپڑی پوتی کے پان
پکڑو موانی جوگی کے کان

اَپس ۔ اپنی۔ اپنا۔ عــزیز۔ بیگانہ ہمارا۔ باہم۔

کھینچیں اپس انکھیاں مثتے جوں کحل جو اہر
عشاق کے گر ہاتھ وہ خاک چرن آئے
(ولی دکھنی)

اَپلا یا اُپلی ۔ پاچک دستی شہری اُپلی، دشتی جنگلی اُپلی۔ دکن میں ہندو بیل وغیرہ کا گوبر دگو، ے کر گول گول چپٹے چپٹے بنا کر دیوار پر جماتے ہیں ان کے سوکھنے کے بعد بجائے لکڑی کے چولھے میں جلاتے ہیں۔ چھوٹی کو "اپلی" بڑی کو "اپلا" دکن میں بولتے ہیں۔ لکھنؤ دہلی میں اُپلا یا کنڈا بولتے ہیں فقرہ جیسے باؤلی بہو آگ کو جائے اُپلا ڈال آئے تو اٹھا لائے

اُپلیاں تھوپ رہی ہیں (دیوانی)
اپلیاں مار رہے ہیں } دکن۔ بیکار کام کر رہے ہیں۔

اَپتیل ۔ دکن میں حاملہ یا جسیم کو بولتے ہیں

اپنا الّو کہیں نہیں گیا ۔ وہ مطیع ہے۔ اپنے دام میں ہے۔ ہر طرح مطلب حاصل ہوگیا۔

اپنا پیٹ کتا بھی پالتا ہے } مزدوری ہی کریں گے کچھ کما کر کھائیں گے،

اپنا تپنا
اپنا تُوپنا } دکن۔ ہمارا۔ تمہارا عوام اپنا تپنا بولتے ہیں۔

اپنا توشہ اپنے ساتھ } کسی پر بھروسہ نہ کرنا۔

اپنا توشہ اپنا بھروسہ ۔ اپنے مال کی حفاظت آپ کرنا

اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ۔ بات رد ہوگئی۔ شرمندہ ہوگئے۔ مایوس ہوگئے۔

گئے جو شکوے کو اپنا سا لیکے رہ گئے منہ
ہلی زبان نہ منہ میں، کلام ہو نہ سکا
(ہجر)

بکے رہ جاتا ہی منہ اپنا سا جب پر کوئی
بات اسکی بزم میں کچھ کچھ ہماری لائی ہی
(جرأت)

جواب خون ناحق میرا ایسا کیا دیا تونے
کہ ظالم رہ گئے منہ لے کے سب احباب اپنا سا
(مومن)

اپنا سوجھتا کرو ۔ اپنی فکر و نتیجے پر غور کرو اپنی سوچو۔

میر حسن
کیوں نہیں دیکھے تجھے کوئی ہر آن
کیا کوئی اپنا سوجھتا نہ کرے

فصحائے حال "اپنی فکر کرنا" بولتے ہیں۔

اپنا بنا لیا / اپنا کر لیا — دوست بنا لیا۔ فرمانبردار کرلیا۔ رام کرلیا۔ مطیع کرلیا

اپنا منہ دیکھو۔ واپس چلے جاؤ۔ معاف کرو۔ اپنی عزت کی خیر مناؤ۔

مومن خاں
جب کہا یار سے دکھا صورت
ہنس کے بولا کہ دیکھو اپنا منہ

اپن ہمن۔ دکن۔ تم ہم۔ عوام بولتے ہیں

اپنی آگ میں آپ جلتے ہیں — حسد کرتے ہیں۔ رشک سے بیقرار رہیں۔

اپنی اپنی پڑی ہے / اپنی پڑی ہے — ہر ایک اپنی فکر و تردد میں ہے۔ نفسی نفسی ہے

مرزا عالیجاہ شیدا
تلقین پڑھیں قبر پہ یا فاتحہ احباب
اپنی یہ پڑی ہے کہ کسی کی نہیں سنتے

اپنی اپنی پسند کی بات ہے — ہر ایک کا اختیار ہے۔ جس کو جو چاہے پسند کرے

اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔ ہر ایک کا خیال جدا جدا ہے۔

اپنے انٹھے میں کرلیا۔ دکن۔ قابو میں کرلیا مطیع بنا لیا۔

اپنی ایڑی دیکھو۔ نظر بد کا توڑ۔ یعنے کسی کے حسن وجمال کو دیکھکر بے ساختہ تعریف کر بیٹھنا۔

جرأت
میں نے جو کہا کہ ہے کف پا یہ بہار
کہنے لگا ہنس کے، اپنی ایڑی دیکھو

اپنے اللہ سے پائے۔ خدا بدلہ دے۔ بددعا

اپنے اوپر لے لینا۔ دوسرے کو بچا کر اس کا الزام اپنے سر لینا۔ اب فصحائے دکن "اپنے پر" بولتے ہیں۔

اپنی بات اپنے ہاتھ ہے۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ ہے

اپنی بات پر آگئے یا اڑ گئے — اڑ گئے۔ ضد پر آگئے خود دار ہے۔ کسی کی نہیں سنتا۔

اپنی بانی کا ہے۔ بہت وضعدار ہے۔

اپنی بانی نہیں چھوٹتا۔ اپنی چالوں سے باز نہیں آتا۔

اپنی پاسداریاں۔ (پاسداری کی جمع)

وضعداری ۔ مروت ۔ خاطرداری ۔

وعدۂ صبر آزما اور ہمارا صبر و شکر
اس کی قسم نوازیاں اپنی وہ پاسداریاں

حضرت شاہ صوفی دیوانِ دکن

اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارتے ہیں ۔ اپنے آپ نقصان کررہے ہیں ۔ دکن میں "پاؤں پر" اور دہلی لکھنؤ میں "پاؤں میں" بولتے ہیں ۔

اپنی تحکین سنبھال ۔ دکن ۔ اپنی حفاظت کر ہوشیار رہ ۔ بازاری لوگ بولتے ہیں ۔

اپنیچ بول ۔ اپنی ہی کہہ ۔ دکن ۔ پہلے اساتذہ بھی (اپنیچ) بولتے تھے ۔ اب مضافات میں عوام بولتے ہیں

ترا ملک دکھن ہے دکھنیچ بول
تجھے کیا پرائی تو اپنیچ بول

ہاشمی دکھنی

اپنے حال میں مست ہیں ۔ بہت قانع ہیں کسی کی خبر نہیں ۔

اپنی دُبلی بھر رہے ہیں ۔ دکن ۔ دخل درمعقول ہورہے ہیں ۔ ضرورت سے زیادہ خوشامد کررہے ہیں ۔

اپنے دہی کو کون کھٹا کہتا ہے ۔ اپنے مال کو سب اچھا بولتے ہیں ۔ دکن میں عوام "دھین" بولتے ہیں ۔

اپنی ڈائیں میں انڈے بچے دوسرے کی ڈائیں میں ہے کھٹک ۔ دکن ۔ اپنی باری میں تو سب کو لوٹ لیا دوسرے کی جب باری آئی تو آپ انجان ہوگئے ۔

اپنی زد میں آگئے ۔ چال کی تھی خود ہی پھنس گئے

اپنے سایہ سے ڈرنا ۔ بہت احتیاط کرنا ۔

اپنے سایہ سے توہم ہوتا ہے ۔ بہت ڈرتے ہیں بہت بدگمان ہے ۔

خلوتِ یار میں جاتے ہوئے گھبراتا ہوں
اپنے سایہ سے بھی ہوتا ہے توہم مجکو

ڈاکٹر مائل

اپنے سر پر پرائی بلا لینا ۔ خود کو مصیبت میں ڈال کر دوسرے کو بچانا ۔

لی ہم نے بلا اپنے ہی سر سب کو بچایا
اے یار ہے اغیار پہ احسان ہمارا

ناسخ

اپنی سعی کرنا ۔ اپنے لئے کوشش کرنا ۔

اپنے سے باہر ہوگئے ہیں یا آپ سے

باہر ہوگئے ہیں۔ دکن۔ کسی کو نہیں سمجھتے اپنے مقابل میں سب کو حقیر سمجھتے ہیں۔

اپنی طرف دیکھو۔ کسی کے کہے کا ملال نہ کرو

اپنی فصد لو۔ دیوانگی کا علاج کرو۔

اپنے کام سے کام ۔ مطلب نکلنے سے غرض۔

بوسہ لے کر سرک گیا کل میں
پوچھو کہو، کام اپنے کام سے ہے
میر تقی

اپنے کدن کا ہے ۔ دکن۔ اپنے وطن کا ہے۔

اپنی کرنی اپنی بھرنی / **اپنے کیئے کی سزا پائے** — جیسا کرے گا ویسا ہی پائے گا اپنے کیئے کی سزا پائے گا۔

یارو میرے دل کے قلق کا فکر کرو مت جانے دو
اپنے کیئے کی سزا پائے اس کو یونہیں گانے دو
جرأت

اپنی گاتے ہیں۔ کسی کی نہیں سنتے۔

اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے — اپنی جگہ ہر شخص بہادر ہے۔

اپنی گھائی سب پرائی ۔ دکن۔ اپنے جیسا دوسروں کو بھی سمجھا۔

اپنے میں گڑگڑا رہے ہیں ۔ دکن۔ آپ ہی آپ بڑبڑا رہے ہیں یا بڑبڑ کر رہے ہیں۔

اپنے میں آپ کنڈ رہے ہیں۔ — دکن۔ آپ ہی آپ غم کھا رہے ہیں۔ آپ ہی آپ غم میں گھٹے جا رہے ہیں۔

اپنے میں کی بات ہے ۔ دکن۔ آپس کی بات ہے۔

اپنے نام کا ایک ہی ۔ بڑی شان والا ہے

اپنی نبیھٹر ۔ دکن۔ اپنی فکر کر اپنی بھلائی کی سوچ

پڑھ لے نماز یار تو ہر وقت رندوں کو نہ چھیڑ
تجھکو اے زاہد پرائی کیا پڑی اپنی نبیھیڑ
مہر دکھنی انتقال ۱۱۷۹ھ

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیھیڑ تو
ذوق دہلوی

اپنے نصیبوں کو رو ۔ قسمت سے گلا کرو۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔

روا بے لا نصیبوں کو اپنے کہاں سے وہ
رک رک کے تیرے اشک بہانے سے اٹھ گیا
جرأت

اپنی والی پر آگئے ۔ دکن بات پر اڑ گئے بولتے ہیں۔

اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودتے ہیں — خودکشی کا سامان کر رہے ہیں۔

اپنے ہیں ۔ ہمارے علاقہ کے ہیں۔

اَپُوٹ ۔ خالص ۔ جیسے دُودھ اپُوٹ ہے

اپُوٹ کھال ہی ۔ بہت شریر ہے۔

اپیچ آئیں گے ۔ آپ ہی آئیں گے پہلے دکن میں (آپیچ) فصحا بھی بولتے تھے اب فصحا نہیں کہتے عوام کہتے ہیں۔

اَپے کب آتیں ۔ آپ کب آئیں گے۔ تم کب آئیں گے مضافات دکن میں عوام بولتے ہیں۔

ا ۔ ت

اُٹ یا انت ۔ انتہا ۔ انجام۔

اِتّا ۔ اُتّا ۔ کِتّا ۔ جِتّا ۔ اِتنا ۔ اُتنا ۔ جِتنا

اِیّا ۔ دکن ۔ اتنا ۔ فصحا بولتے ہیں۔

نصرتی دکھنی:

وگرنہ نہ منجھ یوں کسب کمال
کتا ہوں اتیا میں سخن جیا ل

اتنا، کتنا، جتنا فصحا بولتے ہیں دہلی میں اتنا کی جگہ وتنا ۔ عوام بولتے ہیں ۔ فقرہ جتنا ملا مانگا وتنا ہی

اُتّاناپڑا ہے ۔ دکن ۔ اُچھل پڑا ہے مسرت ہوگیا ہے ۔ آپ سے باہر ہوگیا ہے۔

اِتّا اُتّانا کائی (دکاہے) کو } دکن ۔ اس قدر مغرور کیوں ہوگیا

پڑنا ۔ یا پڑا ۔

اپنے کو کیوں بھول گیا ۔ دکن میں اب بیہاتی بولتے ہیں

اُتّانا ہوگیا } کمینہ مغرور ہوگیا ۔ تنگ حوصلہ

اُتّانا پڑگیا } اُچھل پڑا مستی میں چور چور ہے

اِتنی مھیندی ۔ دکن ۔ ہاتھوں کو مہندی۔

شعر:

اُتنی مھیندی پاواں گھول پاواں گھول
ہاتھوں میں مہندی ۔ پاؤں میں چھلے
ساس کے کپڑے ویورکی پتلی آنکھوں میں
تاش ۔ زیور کی پتلی
کاجل مختوم بول مختوم بول
تکمہ ۔ تنبول

(خُلاّ) شاعر نے دلہن کا سراپا لکھا ہے ۔ یعنے ہاتھوں میں مہندی ہے پاوں میں چھلّے ہیں ۔ تاش کے کپڑے پہنی ہوی ہے زیور ایسا پہنی ہے کہ سونے کی پتلی دکھائی دیتی ہے آنکھوں میں کاجل لبوں پر سُرخی ہے دکمہ تنبول جس سے حُسن اور دوبالا ہوگیا۔

اِترانا ۔ ناز و انداز ۔ خود پسندی۔

اَترا لگانا } دکن ۔ مصرع پڑھنا ۔ دکن
اَنترہ لگانا } میں اُترہ بولتے ہیں۔

اَترسوں - تیسرا دن آئندہ یا گذشتہ

اُتری ہوی پاپوش - نظر سے گری ہوئی یا چھوڑی ہوئی ملازمت یا جوتی -

اِتنا بڑا دل کہاں سے لاؤں - اتنی ہمت کہاں

سما جائے غمِ کونین دل میں
کہاں سے لاؤں میں اتنا بڑا دل

حضرت اصغر گونڈوی

اِتنا سا منہ لیکر رہ گئے - شرمندہ ہوگئے -

اِتنا سا منہ نکل آیا - چہرہ اُتر گیا -

ہوی بلبل ثناخوانِ دہانِ تنگ کس گل کی
جو فرط دین میں منہ غنچہ کا اتنا سا نکل آیا

مومن

اِتنے سے لِتنے ہوئے - چھوٹے سے بڑے ہوئے

اِتنی سی جان گز بھر کی زبان - چھوٹوں کی زبان درازی

اِتنی کا کلوت نہ کر - دکن - اس قدر کوشش نہ کر - اتنا تردد نہ کر -

اِتنی ہی تھی - عمر اسی قدر تھی - زندگی اتنی ہی تھی -

اُتھا - دکن وُہ تھا -

بڑا تھا بھوت سب سوداگروں میں (بہت)
اُتھا وہ مشہور سالم بندراں میں (تھا، شہروں)

ابن نشاطی ۱۰۶۶ء

سب سوداگروں میں یہ سوداگر بہت بڑا تھا اور تمام شہروں میں مشہور تھا -

اُتھی - وہ تھی - تھی

ا - ٹ

اُٹ دا اُٹھ ہارے مرد ہے عُودے چاروں کو نے کو دے - دکن - کاہل اور سست آدمی کو بولتے ہیں - اُٹھ کھانا کھا اور جہاں چاہتا کھیلا جا دکن میں عوام بولتے ہیں -

اَٹا یا اَٹھا - دکن - مقوا - عوام لا اَٹا یا اَٹھا بولتے ہیں -

اَٹالا - اسباب خانہ داری -

اٹکا ہے یا اٹکیائے ہے - پھنس گیا ہے - دل لگی ہوئی ہے - رکا ہوا ہے - دکن میں پہلے فصحا بھی اٹکیائے بولتے تھے اب نہیں بولتے - اٹکائے - پھنسائے -

اے صنم کیا پوچھتا ہے حال مجھ رنجور کا
دل نہ اٹکائے کہیں اللہ ہے مقدور کا

ذوق

اٹکا ہے دل اس جا یہ کہتے ہیں بہ تکرار
کیا جانئے کیا ہوتی ہے جراٴت نہیں معلوم

جراٴت

اٹکو یو لو آؤ کنا اٹکیا
سو دم انکھیاں میں ہے } دکھنی شاعر ع

اٹک گوہی ۔ دکن ۔ رُک گیا ہے اب فصحا اٹکا ہے بولتے ہیں ۔

اٹکل ۔ اندازہ ۔ تخمینہ ۔ قیاس ۔

کن حسینوں سے تم کو دُوں نسبت
سب سے اچھے ہو میری اٹکل میں } رشکؔ

اَٹکَل ۔ دکن ۔ عورتیں نہانے سے پہلے سر صاف کرنے کے لئے آٹے اور املی کا رس "کھٹا" ملا کر پکاتے ہیں اس کے بعد سر کو لگاتے ہیں ۔

اٹکل بچو ۔ نادان ۔

اٹکل پر فاتحہ دینا ۔ خواہ مخواہ بھی کہہ دینا بے مُنیاد گفتگو کرنا ۔

اٹکل مٹکل یا اٹکن مٹکن } لڑکیاں جب یہ کھیل کھیلتی ہیں تو یہ زبان پر لاتی ہیں ۔

اٹکل مٹکل دَہیں چٹا خا
اَغلا بغلا ماٹش کریلا
(سید) (سفید) (آٹے کا) (میٹھا دہی)
اَونی کی دَونی گت کا پاٹڑا
(اوڑھنے کی چادر) (بھینس کا بچہ)
ٹھنڈا یا چھری
(گرم)
} بند

لکھنؤ اور دہلی میں "اٹکن مٹکن" بھی بولتے ہیں ۔

نہیں بچوں کا اٹکن مٹکن اشہر
یہ ہے عشق آپ نے سمجھا اِسے کیا } اشہرؔ

اَٹکنا ۔ رُکنا ۔ پڑھتے پڑھتے بھول جانا ۔

اٹکا سو دم انکھیاں میں ہے ۔ } نزع میں ہے فراق میں دم آنکھوں میں آگیا ہے ۔ دکن ۔ میں اب دیہاتی لوگ بولتے ہیں ۔ اٹکو یو لو آؤ کنا ، اٹکیا سو دم انکھیاں میں ہے ۔ ع اب فصحا "اٹکیا" نہیں بولتے ۔

اَٹل تی مٹل تی اٹھلتی مٹھلتی } دکن ۔ اِدھر اُدھر ٹہلتی بیکار پھرتی ۔

اونوں یاں آ دیکھیں گے تو کہو نگی کام کرتی ہوں
اٹھلتی ہور مٹھلتی جب گھڑی دو چار بیٹھی ہوں } ہاشمی دکھنی ۱۱۰۹ھ

اُٹل ہو گئے ۔ بھر گئے ۔ سیر ہو گئے ۔

اُٹھا نقاب ۔ رُخ سے پردہ ہٹا چہرہ دکھا

اُٹھا نقاب کہ مشتاقِ دید ہیں آنکھیں
دکھا جمال کہ اب تابِ انتظار نہیں } توفیقؔ

اٹھاؤ چلّا ہے یا اٹھاؤ چولھا ہے } کہیں قیام نہیں رہتا مُسافر ہے ۔ دکن میں عوام "چلّا" بولتے ہیں ۔

اُٹھائی گیرا۔ چور ہے۔ بدچلن ہے۔

اُٹھ بیٹھے ۔ جاگ اُٹھے۔

اُٹھتی ہوئی نظر ہے ۔ اُچٹتی نظر۔ نیچے دیکھتے دیکھتے اوپر کی طرف نظر اُٹھانا۔

جھکتی ہوئی نگاہ میں کس درجہ شرم ہے
اُٹھتی ہوئی نظر میں اشارے بلا کے ہیں
(مائل حیدرآبادی)

اُٹھ کھڑے ہوئے ۔ اچھے ہوگئے۔ صحت ہوگئی۔

اٹھواڑا یا اٹھواڑے ۔ آٹھواں دن۔

اٹھواں ۔ آٹھویں مہینے کا حمل۔

اُوٹھوں گی ۔ نیند سے اٹھوں گی۔

اُجالا بھی ہوی پائے نورانی نبی کا
نام لے کو اوٹھوں گی اُمت کی بی بی کا

خلاصہ زمانہ قدیم سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ صبح کے وقت نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو اپنا مذہبی کلمہ وغیرہ پڑھتے ہوئے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے صبح کیا ہے نور نبی کا ظہور ہے اس لئے مالک امت کی صاحبزادی حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام مبارک لے کر نیند سے اٹھونگی،

اُٹھے بٹھوا نے بیٹھے بٹھولا ۔ دکن۔ اپنے چھوٹے یا ملازمین کو مارتے ہیں ۔ اٹھتے بیٹھتے منہ سے سر پہ آہستہ مارتے ہیں۔

ا۔ج

اِجارہ دار ۔ محصول دار۔ ٹیکس وصول کرنیوالا ٹھیکہ دار۔

اجارہ دینا یا اجارہ لینا ۔ محصول لینا یا دینا عوض معاوضہ۔

گزک کو چوک میں جاکر کباب لیتے ہیں
وہ رنگ ہیں کہ اجارے شراب لیتے ہیں
(ذوق)

اُجاڑ پچھاڑ ۔ دکن۔ خراب۔ عورتیں بولتی ہیں

اُجاڑ صورت ۔ دکن۔ بھونڈی صورت بدشکل دکن میں عورتیں غصے سے کہتی ہیں۔

اُجاڑ ہو جاؤ
ماٹھی (مٹی) پڑو
یا اُجاڑ پڑو
بددعا۔ برباد ہو جائے۔ تباہ و تاراج ہوجائے۔ ماٹھی یا مٹی۔ دکن میں عورتیں بولتی ہیں۔

اُجالا چڑھانا ۔ دکن۔ کسی بزرگ کے مزار پر فاتحہ کے بعد کچھ نذرانہ چاندی کے سکہ وغیرہ کا پھینکنا

اُجالے صاحب کو اُجالا چڑھائی
میری منت آئی مرغ روٹی لائی
(عائشہ)

دکن میں اُجالے شاہ صاحب ایک بزرگ تھے جن کا
مزار چنچلگوڑہ میں واقع ہے۔

یہاں بہ روایات قدیم عام قاعدہ مقرر ہوگیا
ہے کہ حضرت مرحوم سے دُعا مانگتے ہیں اور منّت
پوری ہونے پر مرغ روٹی کی نیاز کی جاتی ہے فاتحہ
دلاتے ہیں۔

اُجیالا ڈالا۔ دکن کرکے رہا۔ طنزاً بولتے ہیں
اُجالا کیا یا اُجالا ہوگیا۔ بدنام کیا۔ خراب
کیا۔ اوندھا کردیا۔ صبح ہوگئی۔ لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگئی

اُجالا بھی ہوی (ہوا ہے) یائے نورانی نبیؐ کا
نام لے کو اٹھوں گی اُمت کی بی بی کا

اُجالے صاحب کو اُجالا چڑھائی
میری منت آئی مرغ روٹی لائی } عایشہ

اُجلا اُجلا یا اُجلی اُجلی۔ بہت سفید۔ دکن
میں بھی اُجلا بولتے ہیں۔

اُجلی اُجلی اُو کون پیر کی درگا (درگاہ)
دُوڑ دُوڑ (دوڑ) سے درُو دُو بھیجی خواجہ گلبرگا (گلبرگہ شریف) } شعر

اُجلی۔ دھوبن۔ دکن میں رات میں دھوبن کو
اُجلی بولتے ہیں۔

اَجی۔ دکن۔ شوہر۔ عورتیں اپنے شوہر کو پکارتی
ہیں تو یوں کہتی ہیں۔ اجی ادھر آؤ۔

اَجی۔ آپ۔ تم۔

دل ہر میں ہے جسم میں نہ جی ہے
کچھ میری خبر اجی تمہیں ہے } ناسخ

کھولے پیغامبر آنکھیں تو یہاں پتھرا گئیں
جلد آ پہنچو اجی ہم منتظر ہیں دیر سے } جرأت

اُجیالا ہے۔ دکن۔ روشنی ہے گھر کا
چراغ ہے۔ اب دیہاتی بولتے ہیں

اُجیالا کائی کا ہے۔ دکن۔ کاہے کی روشنی ہے

اندھیری کوڑی (کوٹھری) میں کائی (کاہے) کا اُجیالا (اُجالا)
کائی (کاہے) کا اُجیالا (اُجالا)
چندن کی کھوٹی پو مرشد کا دوشالا

اُجیرن معلوم ہوتا ہے۔ دکن۔ تعجب
معلوم ہوتا ہے۔ دُوبھر ہے۔

ا۔ چ

اُچاٹ ہے۔ دکن۔ اُداس ہے، بیقرار ہے

جی کہیں نہیں لگتا۔ (فقرہ) آج جی اُچاٹ ہے۔

اچار ڈالنا۔ اچار ڈالنا۔ سڑھانا۔ خراب کرنا۔

اَچار کر دیا یا اچار نکال دیا۔ بہت پیٹا

اَچانک۔ یکایک۔ نورًا۔ ناگاہ۔ دفعتہً

اَچپل۔ دکن۔ چالاک۔ شوخ۔ معشوق

جرأت:
یہ حالت ہے کہ کہہ اُٹھتا ہوں بھولے سے رقیبوں کو
کوئی دم اور اُس اچپل کو بٹھائیگے تو کیا ہوگا

اَچپل میری جائی۔ دکن۔ میری پیاری بیٹی پہلے فصحا بولتے تھے۔ اب دکن میں دیہاتی عورتیں بولتی ہیں۔

شعر:
جوائیں جی راجے دور باندے حویلی (داماد، باندھے)
اچپل میری جائی کیوں بھیجوائی کیلی (پیارے، تنہا)

اے میرے پیارے داماد تونے اپنا مکان دُور باندھا ہے۔ میری پیاری بیٹی کو اکیلی کیسے دُور بھیجوں۔

اُچک بلّی۔ دکن۔ ایک کھیل کا نام ہے جو لڑکے کھیل میں اس جھاڑ سے اُس جھاڑ پر جا کر بیٹھنے کی فکر کرتے ہیں۔

اُچکّا پن۔ بے پروائی۔ بدمعاشی۔

صمیم:
اُچکاپن تمہارا تم کو عزت دے نہیں سکتا
چلن یہ ہو تو پھر حق میں تمہارے حیص ہے دنیا

اَچنبا ہے یا اَچنبھا ہے۔ دکن۔ تعجب ہے۔ حیرت ہے۔ عوام اچنبا بولتے ہیں۔

اَچھا۔ درست۔ بجا۔

اَچھا بچا دیکھ لونگا۔ ضرور بدلا لوں گا دکن میں تو کہاں جاتا ہے، بولتے ہیں۔

اَچھّا بچّھا۔ دکن۔ بھلا چنگا۔ تندرست اچھا خاصہ۔

اَچھّا بُرا نہیں جانتے۔ بہت بھولے ہیں، نشیب و فراز سے واقف نہیں ہیں۔

اَچھّا بھلا ہے۔ تندرست ہے بے عیب ہے چلتا پھرتا ہے۔

اَچھّا بیٹا۔ دکن۔ دیکھ لوں گا۔ کتنی دُور جائے گا۔

اَچھّا خاصہ ہے۔ کوئی عیب نہیں ہے، بیمار نہیں ہے۔

اچھا دیکھ لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کر دکھائینگے

اَچھا کرتے ہیں ۔ ہمارا اختیار ہے ہم پر بے جا اعتراض ہے ۔

اُچھال چھکّا ہے ۔ فاحشہ ہے دکن دہلی اور لکھنؤ میں بھی یہی بولتے ہیں ۔

اچھّا نہیں ۔ خراب ہے ، اصول یا طریقہ بُرا ہے

دیا دل تو بولے یہ اچھا نہیں
لڑائی اسی بات پر ہو گئی
} ڈاکٹر مائل

اچھّا نہیں کرتے ۔ بُرا کام کر رہے ہو مانتے نہیں ہو ۔

اَچھّا نہیں لگتا یا
اچھّا نہیں معلوم ہوتا
} پسند نہیں ہے ۔

اَچھائی ۔ خوبی ۔ بھلائی ۔

اَچھّا پیچ ہوا یا
ایچھیچ ہوا ۔
} دکن ۔ اچھا ہی ہوا ۔ اب دکن میں عوام بولتے ہیں

اُچھل پڑے یا
اُچھل گئے ۔
} کمینے ذرا سے مال پر مغرور ہو گئے ، بہت خوش ہو گئے ۔

اُچھل کود کے دن ہیں
کود پھاند کے دن ہیں
} دکن ۔ لڑکپن ہے کھیل کود کا زمانہ ہے

اَچھوانی ۔ ایک دوا کا نام ہے جو زچاؤں کو زچگی کے بعد تین دن پلاتے ہیں ۔

اَچھوتا ۔ دکن ۔ بہت پاک اور صاف بغیر فاتحہ دلائے ہاتھ نہیں لگاتے ۔

اچھُوتی ہے ۔ کوری ہے ، کسی کے استعمال میں نہیں آئی ہے

اچھّوں کے اچھے
ہی ہوتے ہیں
} نیک کی اولاد نیک ہوتی ہے ۔

اچھّوں اچھّوں کی
دال نہیں گلتی ۔
} بڑے بڑوں کا گزر نہیں ہوتا ۔ کسی کی نہیں سُنتا ۔

اچھّے اچھّے مانتے ہیں ۔ بڑے بڑے یا اہلِ کمال بھی مانتے ہیں ۔

اچھّی بات ہے ۔ دیکھیں گے ، مناسب ہے ،

اَچھّے بچھّے ہیں ۔ دکن ۔ بھلے چنگے ہیں تندرست ہیں ۔

اچھّے بُرے کی تمیز نہیں
اچھّے بھلے کی تمیز نہیں
} نیک و بد کی پہچان نہیں ،

اچھے دن آئے ۔ قسمت کے پھُول کھِلے

اقبال کا زمانہ آیا۔ برا زمانہ چلا گیا۔

اچھے رہو۔ خوش رہو (دعا)

اچھے سے اچھا ہی } بہت عمدہ ہے بہت
اچھی سے اچھی ہے } بہتر ہے،

اچھے سے پالا پڑا ہے۔ طنزاً برے سے سابقہ پڑا۔

اچھی طرح۔ آرام سے خاطر خواہ۔

اچھے ہو گئے۔ صحت ہو گئی، تندرست ہو گئے

اچھے تو ہیں پر خدا } بہت بد معاملہ
کام نہ ڈالے۔ } ہیں

اچھیہ۔ دکن۔ اچھا ہے۔ خوب ہے، اچھی بات ہے۔

دنیا میں رہ کے دنیا سوں جدا اچھیہ
جدا ہو کر طلبگار خدا اچھیہ } وجدی دکھنی

(خلاصہ)

دنیا میں رہ کے دنیا سے جدا رہنا کمال ہے
جدا ہو کر طلبگار خدا ہونا بہت بڑی بات ہے

ا۔ح

احسان لینا یا احسان اٹھانا یا

احسان کرنا۔ نیکی کرنا۔ اچھا سلوک کرنا،

احوال پوچھ۔ دکن۔ واقعات دریافت کر،

مرا احوال چشم یار سے پوچھ
حقیقت درد کی بیمار سے پوچھ } مرزا داؤد شاگرد ولی ۱۱۶۸ھ

احمق الذی ہے یا } دکن، بے وقوف
ہولٹ الذی ہے } ہے۔ نادان ہی دکن میں بولتے ہیں۔

ا۔خ

اختر بختر سنبھالو۔ بوریا۔ بستر اٹھاؤ، اوڑھنا بچھونا اٹھاؤ۔

اَخ تھو۔ نفرت ہو گئی، عوام، آخ تھو بولتے ہیں۔

اخلاص کرتے ہیں۔ خلوص بڑھاتے ہیں

ہر ایک شخص سے اخلاص پیار ہے تیرا
مگر نہیں اسی تقصیروار سے اخلاص } ظفر

اخنی یا یخنی، دکن، شوربا، عوام، اخنی بولتے ہیں۔

ا۔د

ادا پدا ہو گیا۔ دکن۔ کچھ اب باقی نہیں، دکن میں

بولتے ہیں، لکھنؤ اور دہلی میں کثرت اور افراط کے معنی میں مستعمل ہے۔

ادب سے نگہہ رُوبرو سے ۔ دکن میں چوبدار شاہوں یا مدارالمہاموں کے دربار میں آنے والوں کو یا اُن کے محل سے برآمد ہونے پر حاضرین دربار کو یہ کہہ کر مؤدبانہ سلام کرنے کی ہدایت کیا کرتے تھے۔

اَدترا ہے یا ادھترا ہی دکن ادہر اُدھر کام کرنے والا ہے۔ پریشان پریشان ہے، کانوڑا کالُوڑا پھرنے والا۔ دکن میں عورتیں بولتی ہیں۔

اَدل بدَل ۔ دکن۔ ایک چیز کے معاوضہ میں دُوسری چیز لینا۔ مار کا جواب مار،

ہم سے کیا ہو اَدل بدل اس کا
تم نے جیسا سُلوک ہم سے کیا
(واصف حیدرآبادی)

اَدموا کر دیا ۔ دکن۔ خوب مارا، اس قدر مارا کہ وُہ بے ہوش ہوگیا۔

ادمی ، آدمی۔ انسان، پہلے فصحائے دکن ادمی بولتے تھے، اب آدمی، کہتے ہیں۔

اَدمی نہیں وہ جس میں کچھ نام و ننگ نہیں
ادمی نہیں وہ جس میں اَدمی کے ڈھنگ نہیں
(بجی لکھنی)

اَدّھا ۔ نصف۔ لڑکوں کا ایک کھیل،

عہدِ طفلی میں رہا غم ہی تنکہ اپنا
کھیل میں بھی کبھی اَدّھا نہ بدا یا یکّا
(ناسخ)

اُدھار کھاتہ ۔ کسی وقتِ مقررہ پر رُوپئے ادا کرنے کے وعدہ سے مال وغیرہ لینا، لین دین

اَدھترا آدمی ہے دکن۔ ادھورا کام کرنیوالا ہے،

ادھر آیا اُدھر گیا ۔ جاتے کچھ دیر نہیں

اَدھر بات کرتے ہیں اُدھوری بات کرتے ہیں ۔ دکن۔ صاف صاف نہیں کہتے پوری بات نہیں کہتے،

اِدھر جاتی اُدھر جاتی ۔ دکن، اِدھر اُدھر جاتی ہے،

اِدھر جاتی اُدھر جاتی کریلے کی بیل گیے ماں
بیبو کے جاتیں حضرت بیوی بلالائیں گے کون گیے ماں
بلا لائینگے حضرت علیؓ میاںنے اوپر ہاتھ ماں

(خلاصہ) کریلے کی بیل تو اِدھر اُدھر پھیلتی ہے
(سوال) اپنے ماں باپ کے گھر حضرت کی صاحبزادی جائیں گی آپ کو کون بُلا لائے گا، ؟
(جواب) حضرت علیؓ میاں نے پر ہاتھ رکھے ہوئے بلا لائیں گے۔

اِدھر اُدھر کون اچھا ہے۔ { دو میں سے کون اچھا ہے
یہاں وہاں کون اچھا ہے

ڈاکٹر مائل { آئینہ ہاتھ میں ہے چاند فلک پر ہے حضور
کون اچھا ہے اِدھر اور اُدھر دیکھیں تو

اُدھر اُدھر کی باتیں، بیکار باتیں، معمولی باتیں، غیبت کرنا۔

نواب معین الدولہ بہادر معین { خدا سمجھے معین اِن دشمنوں سے
لگاتے ہیں اِدھر کی جو اُدھر بات

اُدھر کی اُدھر کرنا
اُدھر کی اِدھر لگانا } غیبت کرنا، چغلی کھانا۔

اُدھر کی دنیا اُدھر ہو گئی۔ انقلاب ہو گیا

امیر { یہ کس مہ کی ترچھی نظر ہو گئی
اُدھر کی جو دُنیا اُدھر ہو گئی

اُدھر کی دُنیا اُدھر ہو جائے نہ مانیں گے } ٹلنے والے نہیں اپنی بات سے ہٹنے والے نہیں۔

اُدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے } مردود ہو گئے، دین دُنیا سے گئے، دونوں طرف سے گئے۔

ع بلبل گل بازی نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے } میر

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

اِدھر ہو یا اُدھر۔ فیصلہ ہو جائے، کوئی ایک صورت نکل آئے۔

میر تقی { گرچہ کس گنتی میں ہوں پر ایک دم تو مجھ تک آ
یا اِدھر ہوں یا اُدھر لگنے تک شمارِ دم کروں

اُدھر ہے۔ دکن، معلق ہے، لٹکا ہوا ہے،

اُدھر ہی اُدھر۔ بالا، بالا۔

اُدھل گیا۔ دکن۔ مستی میں چور ہے، بدمست ہے

اُدھمڑی چال۔ دکن، بدسلیقہ، بگڑ،

اُدھم مچی ہے۔ دکن، شور و غل ہو رہا ہے

اُدھمڑا مر یا جوان مر جائے۔ } اچانک موت آ جائے دکن میں عورتیں بد دُعا دیتی ہیں،

اُدھ موا ہو گیا۔ نیم جان ہو گیا، قریب المرگ ہے

اَدھن۔ اس گرم پانی کو کہتے ہیں، جو کھانا پکانے کے لئے گرم کیا جاتا ہے،

اَدھن آ گیا۔ دکن، چاول کا پانی جوش کھا رہا ہے۔

اَدھن چڑھاؤ ۔ دکن، چانول پکانے کے لئے پانی گرم کیا جائے ۔

اَدھورا ۔ ناتمام، ناقص،

اَدھے پہ کا بڑی رہ گئی ۔ دکن، آدھے پہ بھلّی رہ گئی۔ کھیل قریب الختم ہے" عوامؔ "ادھے پہ کا بڑی" اور فصحا "قریب الختم" ، بولتے ہیں۔

اَدھیڑ یا اَدھڑ ۔ جوان نہ بوڑھا ۔ دکن میں عوام "اَدھڑ" ، بولتے ہیں ۔

اے زاہد دورنگ نہ بیر آپکے بتا
مانند پیر کاذب ابھی ہے ادھیڑ تو } ذوقؔ

اُدِھیڑ ۔ فکر ۔ تردّد ۔

اُدھیڑ دیا یا اُدھڑ دیا ۔ خوب مارا، تباہ کردیا، دکن میں عوام "اُدھیڑ دیا" ، بولتے ہیں،

اُدِھیڑ دی یا اُدھڑ دی ۔ فقرہ مار مارکے چمڑی اُدھیڑ دی ۔

اَدِے ۔ دکن، یہ، اجی، عوام بولتے تھے اب عورتیں بولتی ہیں،

اَدِے سُنی رے بھان ۔ دکن، اجی بہن، تم نے یہ سُنا ۔ اب یہاتی عورتیں بولتی ہیں،

اَدِے کہتے یا } دکن، یہ سُنو، یہ بھی خوب اب
اَدِّے لو ۔ } دیہاتی عورتیں بولتی ہیں۔

ا ۔ ڈ

اَڈّا ۔ کہار، اور مزدور، وغیرہ کے بیٹھنے کی جگہ جہاں سے لوگ مزدوری پر لئے جاتے ہیں،

اَڈّے کا بھوئی ہے ۔ دکن، بیکار ہے، کاہل ہے ۔

ا ۔ ر

اَرا ۔ ترا ۔ ارے } دکن سخت کلامی،
ترے }

اُرُدا بیگنی یا اُردھا } دکن، ادھڑی چال
بیگنی چال ۔ } بگڑا، دکن میں "اُردھا بیگنی" اور لکھنؤ میں "اُردا بیگنی" ترکنی کو بولتے ہیں ۔ جو محلوں میں اہتمام کرنے والی ہوتی ہے، بدسلیقہ ہے، بگڑا ہے، اَینڑا ہے،

اَردَلی یا اَڑدلی ، وہ ملازم جو امرا کی سواری کے آگے آگے رہتا ہے، دکن میں عوام "اڑدلی" بولتے ہیں ۔

اَرس یا آرس چاول سے پالیں ۔ دکن،

جمعیت حقوق عثمانیه

محمود بک مطبعه‌سی